بلاک مونٹین اکسپیڈیشن

طرفہ کارنامہ دلیران فرنگ ہے اور دستور العمل مدبران

بانتظام جام جمشیدی کہیے یا آئینہ سکندری سمجھیے

ہر ایک حرف گنج گوہر حکمت ہے۔ ہر ایک کلمہ

معدن جوہر شجاعت وجرأت یعنی واقعات

جنگ کوہ سیاہ

جسکو عالیجناب معلی القاب ماہر فنون جنگ وپیکار

موجد قوانین رزم وکارزار میجر نواب افسر جنگ بہادر

اڈیکان بندگان حضرت سرکار نظام دکن وکمانڈر

گولکنڈہ برگیڈ نے تالیف فرمایا اور

دار الطبع سرکار عالی میں طبع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۸ ماہ اکتوبر پنجشنبہ کے روز بعد شام کو ڈیوڑھی مبارک سے مین سیف آباد مین اپنے مکان کو آیا قریب ساڑھے نو بجے شب کے سرفراز نامہ اقدس و اعلیٰ ولینعمت فریدون حشمت براہ شوکت بندگان حضرت حضور پرنور دام سلطنتہ نے عز ورود فرمایا فوراً عنایت نامہ کو چوبدار کے ہاتھ سے لیا اور آنکھوں پر رکھا اور کھولکر پڑھا شملہ سے جو افغانستان کو سفارت روانہ ہونے والی تھی حضرت نے مجھے اوس مین شریک ہو کر کابل کو جانے کے لیے حکم صادر فرمایا تھا چنانچہ نقل اوس عنایت نامہ کی بجنسہ ذیل مین مرقوم ہے

نواب صاحب افسر جنگ بہادر سلمہٗ

گورنر جنرل صاحب بہادر نہایت بجا ہے مسٹر رزیڈنٹ صاحب کی

قابل مشورہ کی ہیں بادل صاحب نے میری کو لکھی ہے یہاں کے

ویسرائے صاحب بہادر کی منشی کی موافق تمہارے کو بھجوائی جاتا

نواب صاحب سوار کی ساتھ بادل صاحب کو جواب بھجوایا گیا ہے تمہارے پاس اطلاع

کی ورسل لکھا گیا ہے تمہارے کو یہاں سے [illegible] پیشی کو اندر بھیجا

ہوگا جو محرم الحرام ہو گی تم جلد اپنی تیاری سے [illegible] کر لینا

زیادہ والسلام [signature]

محرم الحرام ۱۳۳۰ ہجری

بمجبوری دورہ و حکم خداوندی کے چار روز مین اپنا ضروری
بندوبست کر کے ۲۳ ماہ مذکور کو صبح کی ریل مین بمبئی کی جانب
روانہ ہوا تین گھوڑی اور تین بابو مع دو اردلیون کے براہ
راست پشاور کو روانہ کر دیے بمبئی مین مجھکو
یہ خبر ملی کہ افغانستان مین محمد اسحاق خان نے بغاوت کی ہے
امیر عبدالرحمن خان والی کابل نے اوس کے اخراج
کے لیے فوج روانہ کی ہے۔ اسواسطے روانگی کابل مشن
کی چندی موقوف رہنے گی۔ چونکہ خلاصہ کیفیت
اس امر کی معلوم نہین ہوئی تھی۔ اس لیے مینے شملہ کو

جانیکا ارادہ کیا۔

۲۹ تاریخ وقت صبح کی انبالہ کو پھنچا وہان سے گھوڑون کی گاڑی مین سوار ہو کر شملہ کی جانب روانہ ہوا۔ اسطرف برسات کی کثرت سے تھی۔ راستہ اسقدر خراب تھا کہ گھوڑی بالکل چل نہین سکتے تھی بہزار دشواری قریب شام کے کالکا مین پھنچا۔ اسجگہ دو ہوٹل مین لارنس ہوٹل مین کچھ کھانا کھا کر قریب چھ بجے کے یہان سے تانگہ مین روانہ ہوا۔ اسمقام سے پہاڑ کی چڑہائی شروع ہوتی ہے۔ یہان کچھ سردی نتھی جسقدر بلند ہی آتی تھی اوسیقدر سردی زیادہ معلوم ہوئی تھی آٹھ بجے شب کے ایک مسافر بنگلہ مین

فروکش ہوا۔ اور دوسرے دن اول صبح سے روانہ ہو کر گیارہ بجے

شملہ مین پہونچا۔ کرنل نول چمبرلین صاحب نے میرے لیے

ایک یابو دامن کوہ مین روانہ کیا تھا۔ اور خط مین لکھا تھا کہ تم سیدھے

ہز اکسلنسی سر فرڈرک رابرٹ صاحب کمانڈران چیف کے پاس آؤ

چنانچہ مین یابو پر سوار ہو کر اسنوڈن کو گیا۔ وہان سر فرڈرک رابرٹ

سے ملا۔ لیڈی رابرٹ واسطے تبدل آب و ہوا کے قریب مین

کسی مقام کو تشریف لے گئی تھین۔ اور سر فرڈرک رابرٹ بھی

دوسرے روز جانے والے تھے۔ اس لیے مین اپنے

قدیم دوست کرنل نول چمبرلین صاحب کے بنگلہ مین اترا۔

دوسرے روز صبحکو کمانڈران چیف صاحب لیسر کے پاس

کونسل مین گئے وہانسے واپس تشریف لاکر مجھسے فرمایا کہ فی الحال

کابل مشنکے روانہ ہونے مین چندے تامل ہے۔ سرکاری فوج

زیر حکم میجر جنرل ملکوین صاحب کے۔ (بلاک منوٹین) کو روانہ ہو رہی ہے

بینے وسیرائے سے تمہارے جانے کے باب مین تحریک کی

اور فارن آفیس سے بندگان حضرت حضور پرنور دام سلطنتہ

کو تار بھی دیا گیا ہی کل صبح آپ شملہ سے روانہ ہو کر جسقدر جلد ممکن ہو

قبل ازانکہ جنرل ملکوین صاحب بلاک منوٹین کو پہنچین انکے اسٹاف مین شریک ہو جاؤ

جنرل ملکوین صاحب کو بطور سرکاری ٹیلگراف دیا گیا ہی کہ میجر افسر جنگ بہادر

حسب الحکم سرکار جنگ بلاک موئیٹین مین بطور راڈی کان آپ کے
اسٹاف مین مقرر کیے گئے ہین - اور جسوقت کہ کابل
مشین افغانستان کو روانہ ہوگی اوسوقت اندازا ایک ہفتہ
اول آپکو اطلاع دیجاویگی آپ جنگ بلاک موئیٹین سے
روانہ ہوکر پیشاور یا جمرود پر سفارت کے شریک ہو جانا -
چونکہ ضروری اسباب ایسے سفر کا میرے ہمراہ نتھا
لھذا مجھے اپنے دوست کرنیل نول جمیلین صاحب سے
اس امر مین بہت کمک ملی - انھون نے مجھے
اپنے ہمراہ لیجا کر جو کچھہ سامان کہ ایسی جگھہ کے لیے

ضرور ہوتا ہے۔ اوسکا اہتمام کرادیا۔ جنگ بلاک مونٹین۔

مین ہر افسر کو چوالیس ۴۴ پونڈ اسباب لیجانے کی

اجازت تھی ۔ دو افسرون مین ایک خچر باربرداری کو

ملتا تھا ۔ لھذا جسقدر اسباب کہ میرے ہمراہ تھا

وہ سب مینے کرنیل چمبرلین صاحب کے پاس

چھوڑ دیا ۔ فقط دو موٹے بلانکٹ دو واٹرپروف کی

چادرین دو یونیفام کے خاکی کوٹ دو برجیس

ایک بوٹ ایک پیٹی دو کرتے فلالین کے اپنے ہمراہ لیے ۔ دوسرے روز

گیارہ بجے تانگہ مین سوار ہوکر انبالہ کو روانہ ہوا ۔ وہانسے صبحکی ریل مین

ٹھیکرہ ۵ - اکتوبر روز جمعہ - ۲ بجے شنکو حسن ابدال پہنچا -

وہان سے ساڑے چار بجے تانگہ مین آیبٹا باد کی طرف روانہ ہوا -

۲ بجے آیبٹا باد پہنچا - امین الدین مع بابو کے یہان حاضر تھے -

کرنیل ملائی صاحب نے پیشتر سے آگے جانیکا سب بندوبست

کیا تھا - آیبٹا باد مین مسس مکوین سے ملاقات ہوئی -

یہان سے رات کو سات بجے تانگہ مین روانہ ہو کر ایک بجے

خاکی مین داخل ہوا - جنرل مکوین صاحب مقام سیری پر تھے

بہادر معز نے میرے ساتھہ ایک اسکاٹ بھجوا نے

پندرہوین بنگال کیولری کے افسر کو تحریر کیا تھا -

چنانچہ رجمنٹ مذکور کا اسکاٹ لیکر مین آگھی کو پہنچا۔ وہان جنرل

نکوین صاحب کا خط ملا کہ تم ہرگز تنہا پہاڑ پر میرے پاس

آنیکا ارادہ نہ کرنا۔ بلکہ ایک روز آگھی مین ٹھہر کر جب کانوائی

(یعنے فوج کی سربراہی کا سامان) وہان سے روانہ ہو

تب اُسکے ہمراہ آنا۔ میجر کیلی صاحب نے بیان کیا۔

کہ ایک روز پیشتر چند سرکاری آدمی پہاڑ سے نیچے ار رہے تھے

ایک شخص اون مین سے علحدہ ہو کر ذرا پیچھے رہا۔ مدہ خیل نے

اوسکو مار ڈالا۔ اور اسی طرح پچھلے اسکے کتنے ہی لوگ

مارے گئے۔ اِس لیے جنرل صاحب نے سخت

حکم دیا ہی۔ کہ سوائے ہمراہی کانوائی کے کوئی شخص علیحدہ

آمدورفت نہ کرے۔ کرنیل پارٹ صاحب کانڈنگ سکھ

سکھ پلٹن کے جوکہ دامن کوہ مین مقیم تھے مجھسے ملے

اور مجھکو اونھون نے ڈنر کی دعوت دی۔ اور

کہا کہ مجھکو اسی جگہ رہکر صبحکو ہمراہ کانوائی کے

جنرل صاحب کے پاس روانہ ہو تو بہتر ہوگا۔ چنانچہ

مین مجھکو وہین رہا۔ اور علی الصباح ہمراہ ایک افسر سکھ پلٹن

اور ڈاکٹر گرین صاحب کے جوکہ ایک کم عمر بڑے خوش مزاج

آدمی تھے۔ اور مجھکو ڈنر مین اُنسے ملاقات ہوئی تھی۔

اور اُنھون نے میرے ساتھ بطور رہواخوری کے پہاڑ پر

جانے کیواسطے وعدہ کیا تھا روانہ ہوا۔ ہمارے ساتھ ڈیرہ سو خچر

اسباب ٹرانسپورٹ کے اور سو جوان کا اسکارٹ تھا۔

گیارہ بجے سے پیشتر ہم جنرل مکوین صاحب کے پاس پہنچے۔

قبل اسکے کہ بلاک مونٹین اکسپڈیشن سنہ ۱۸۸۸ عیسوی کا کچھ حال

لکھا جاوے ضرور ہے کہ تھوڑی کیفیت اوس ملک کی

اور حال وہان کے باشندونکا۔ اور باعث انگریزی

سرکار کی فوج کشی کا بطور اختصار کے تحریر کیا جاوے

بلاک مونٹین (یعنی کوہ سیاہ) جانب مشرق اٹک ندی

کے۔ اور جانب مغرب و جنوب کاشمیر کے پہاڑون کے

واقع ہی۔ اِس پہاڑ کی چوٹی تک مشرق کی طرف سرکار انگریزیکا

علاقہ ہے۔ وہ بھی اسطرح پر ہے کہ زمیندار و ملک لوگون کے

ماتحت یہ زمین ہے۔ وہ سرکار انگریزی کو کچھہ

خراج نہین دیتے لیکن فی الجملہ تعلق سرکار انگریزی سے

رکھتے ہین۔ پہاڑ کے نیچے جانب مشرق سب

انگریزی علاقہ ہے۔ پہاڑ کی چوٹی سے مغرب کی طرف

سب وحشی افغانون کا علاقہ ہے۔ اوسکو یاغستان کہتے ہین

یہ قوم کسی حاکم کے حکم مین نہین ہے۔ نہ یہان کوئی بادشاہ ہے

نہ وزیر نہ حاکم۔ یہان تک کہ باپ کا حکم کم سن بیٹا نہین مانتا۔

ہر شخص اپنے کو بجائے خود بادشاہ اور حاکم سمجھتا ہے ۔

جہالت اِس درجہ پر بڑھی ہوئی ہے کہ جب دو منڈے

بکریون کے دو شخص پانی پلانے ایک چشمہ پر لیجاتے ہین تب

ایک کہتا ہے کہ میرا منڈہ اول پانی پیویگا۔ اور دوسرا کہتا ہے

کہ نہین مین اول پانی پلاؤنگا۔ پس اِس تکرار پر اکثر مارے

جاتے ہین۔ باتین کرتے کرتے ایک دوسرےکو چھری سے

مار ڈالتا ہے۔ اور تیسرا دیکھتا رہتا ہے بلکہ جب کبھی دو آدمی ایک

گاؤن سے ملکر باہر جاوین اور ایک اُنمین کا مارا جاوے

تب دوسرا گاؤن کو واپس آکر اپنے ساتھی کے مرنے کی

اوسکے لواحقون کو خبر تک نہین دیتا اور نہ اوسکے مرنیکا

افسوس ظاہر کرتا ہے - جب کبھی دو تین روز بعد بر سبیل تذکرہ

اوس مقتول کا ذکر آجاوے - یا اوسکے عزیز استفسار کرتے ہین

وہ معمولی طور سے کہدیتا ہی کہ فلانے شخص نے اوسکو مار ڈالا -

غرض کہ آدمی کی جان کی یہان کچھہ قدر نہین - یہ پہاڑ

نو ہزار فٹ سطح دریا سے بلند ہین سرما مین دس دس اور

بارہ بارہ فٹ برف یہان جمع رہتی ہے - برسات اور

آخر برسات مین بھی برف برستی ہی - پہاڑ ایسے صعب المرور ہین

کہ بیل یا گھوڑیکا چلنا اونپر بالکل دشوار ہے ۔ پیادہ آدمی

بمشکل چل سکتا ہی ۔ یہان کے باشندے جنگلی جانورون کے

موافق پہاڑون مین رہتے ہین ۔ غیر ملک کا آدمی

اونپر چڑہنے کا ارادہ نہین کرتا ۔ راستہ کبھی آجتک اِسطرف

بنایا نہین گیا ۔ چھوٹے چھوٹے گاؤن پہاڑون کے نیچے

بعض بعض مقامات پر آباد ہین ۔ اِن گاؤن کے مکانات

عجیب قسم سے بنائے گئے ہین ۔ مکانونکی چھت ایک

چھوٹی سے پہاڑی کی ہمواری مین رہتی ہے ۔ اوپر کہین پہاڑ

کھود کر ۔ اور کہین دیواریں اوٹھا کر اِسطرح عمارت بناتے ہین کہ

اوپر سے بالکل پہاڑ اور میدان سا معلوم ہوتا ہے۔ اور جب
نیچے آکر دیکھو تو دروازے اور مکانات نظر آتے ہین۔
عورتین یہان کی بہت مضبوط ہین۔ لڑائی کے وقت
اکثر مردون کے کپڑے پہنکر لڑنے کو موجود ہوتی ہین۔ اگر
کسی خاندان سے کوئی آدمی مارا جاوے۔ اور اوسکے
وہان کوئی مرد بدلہ لینے والا نہو تو اوس خاندان کی عورت
اپنے شوہر یا بھائی یا بیٹے کا ضرور بدلہ لیگی۔ اور جس نے
کہ اوسکے عزیز کو مارا ہے اوسے ضرور مارے گی۔
اِس قوم کے فریقون کو خیل کہتے ہین۔ اور زیادہ تر

مرقومۂ ذیل کے لوگ اِن پہاڑون مین رہا کرتے ہین

مدہ خیل اکھند خیل گوجار خیل خان خیل راما خیل۔

باسی خیل کاسان خیل شاہو خیل بانو خان خیل خواجہ خیل

قلندر خیل نصرت خیل لقمان خیل بڈہا خیل ذکریا خیل

ہاشم خیل کاکا خیل حسن زئی۔ یہ تمام قومین بلاک مونٹین

(یعنے کوہ سیاہ) مین رہتی ہین۔ خاص شمار اِنکے مرد

اور عورتونکا برابر معلوم نہین۔ لیکن تحقیقات سے اسقدر

ثابت ہوا کہ آٹھ ہزار سات سو بیس جوان قابل لڑائی کے

مسلح یہان رہتے ہین۔ اور یہ لوگ اسباب پر مغرور ہین

کہ اُنکے ملک پر کوئی شخص فوج کشی نہین کرسکتا ۔ اور
نہ اِس ملک کو کوئی فتح کرسکتا ہی ۔ اِس سببسے کہ اول تو
پہاڑ ایسے دشوار گذار ہین کہ فوج کا آنا ہی ممکن نہین ۔
دوسرے اگر فوج پہاڑ پر بمشکل لائی بھی جاوے تو باربرداری
اور رسد اور فوج کے کھانے پینے کا بندوبست کیونکر ہوسکیگا ۔
تیسرے جب کوئی غنیم فوج کشی کریگا تو ضرور ہی کہ وہ
آہستہ آہستہ پہاڑ کے نیچے سے اوپر چڑھیگا تب تک
یہ لوگ اوپر سے بندوقین چلا کر اوسکا کام تمام کردینگے
کیونکہ یہ لوگ دشمن کو بخوبی دیکھ سکتے ہین ۔ اور خود اوسکو

دکھلائی نہین دیتے ۔ چوتھے پہاڑ پر ایسا سرد موسم ہے
کہ نیچے رہنے والے لوگ کبھی اوس سردی اور برف کے
متحمل نہین ہوسکتے ۔ غرض کہ کوہ سیاہ کے باشندے
ایسے ایسے خیالات مین مبتلا تھے ۔ اور کبھی اونکے
حاشیہ خیال مین یہ بات نہ تھی کہ ہمارے ملک پر کوئی چڑھائی
کرکے کامیاب ہوگا ۔ چنانچہ ۱۸۶۸ء عیسوی مین سرکار انگریزی کی
کچھ فوج اِس قوم کی سرکوبی کے لیے زیر حکم جنرل وایلڈ کے
روانہ کی گئی تھی ۔ فوج کو اوپر تک پہونچنے مین بہت دشواری
ہوئی ۔ اور اِن وحشی افغانون نے جسقدر ممکن ہوا انگریزی

فوج کو تکلیف دینے مین دریغ نہین کیا۔ اکثر افغان بھی
مارے گئے سرکاری فوج کے بھی کچھ لوگ ضایع ہوئے
اندازاً دس بارہ روز تک فوج پہاڑ پر رہی۔ اور بعد کو
واپس آنا پڑا۔ اِس فوج کشی کے بعد اس وحشی قوم کے دلمین
وہ خبط قدیم اور مضبوط ہو گیا کہ ہمارا ملک ایسا دشوار گزار
اور سخت ہی کہ اسپر کسیکا قبضہ نہین ہو سکتا۔ چند سال سے
اِس قوم نے سرکار انگریزی کی عملداری مین جو گانون کہ سرحد پر
واقع ہین اُنپر ڈاکہ زنی اور چوری شروع کی۔ اور
جب موقع ملا سرکاری رعایا کو تکلیف دی۔ ہرچند کہ بطور

فہمایش کے اونکو سمجھایا گیا پکچھ فائدہ مرتب نہین ہوا۔

آخر نوبت یہان تک پہنچی کہ گذشتہ ماہ مئی ۱۸۸۸ء مین

کرنیل باٹی صاحب۔ اور میجر آرمسٹرانگ مع پچاس آدمیونکے

بلاک مونٹین کی سرحد پر گئے تھے۔ اِس قوم نے دونون

صاحبونکو مع اونکے ہمراہیون کے جان سے مارڈالا۔

تب سرکار انگریزی کو ضرور ہوا کہ اِنکی برابر سرکوبی کیجاوے

اور آئندہ کے لیے ایسا معقول انتظام ہو جو پھر گورنمنٹ کو

اِنکے ہاتھ سے تکلیف نہ پہنچے۔ لہذا جنرل مکوین صاحب کو

جو ایک بڑے ذی تجربہ اور کمانڈر پنجاب فرانٹیر فورس کے ہین

گورنمنٹ آف انڈیہ نے اِس مہم کے لیے انتخاب کیا۔
صاحب ممدوح اِس ملک کے حالات سے بخوبی واقف ہین۔
زبان پشتو خوب جانتے ہین۔ دراصل اُنسے بہتر اِس
مہم کے انجام دینے کے واسطے دوسرا آدمی ممکن نتھا۔
تاہم پولیٹکل معاملات گو گورنمنٹ نے اُنکی رائے پر منحصر
رکھا۔ ماہ ستمبر مین جنرل لکوہن صاحب نے شملہ کو جاکر
نواب گورنر جنرل بہادر ویسرائے کشور ہند سے سب اُمور
متعلق اِس جنگ کے طے کر لیے۔ بارہ انفنٹری رجمنٹین جنکے نمبر
وغیرہ خلاصہ ذیل مین درج کیے جاوین اِس مہم مین اُٹھائے گئے لیے

نامزد کیے گئے ۔ اور جنرل مکوین صاحب نے اِس تمام فوج کے چار حصہ کیے

فوج نمبر ون کالم

زیر کمان کرنیل سیم صاحب پانچویں گورکھا پلٹن کے

تیسری سکھ پلٹن پنجم گورکھا پلٹن نارتھمبرلنڈ فیوزیلیر

فوج نمبر ٹو کالم

زیر کمان کرنیل اوگر ڈی بیلی صاحب

سفکٹ رجمنٹ برٹش انفنٹری چوبیسویں پانیر چالیسویں بنگال انفنٹری

فوج نمبر تھرڈی کالم

زیر کمان کرنیل سنڈ لنڈ صاحب

سکس رجمنٹ برٹش انفنٹری چالیسویں سکھ پلٹن چوبیسویں پنجاب انفنٹری

دو سو جوان خیبری پلٹن ۔

فوج نمبر فور کالم

زیر کمان کرنیل کروک شانک صاحب

رائل آئرش برٹش انفنٹری اٹھیسویں پنجابی پلٹن چوتھی پنجابی پلٹن

ہیڈ کوارٹر وینگ

جنرل چنیر ریٹ برگیڈ یعنی نمبر ون اور نمبر ٹو کالم پر ۔

اور جنرل کالبریٹ لفٹ برگیڈ یعنی نمبر تھری اور نمبر فور کالم پر

مقرر کیے گئے

یہ سب فوج اس انتظام سے جنرل مکوین صاحب نے روانہ کی
کہ تیسرے روز سب کالم وقت مقررہ پر پہاڑ کی چوٹی پر پہنچے
یہ پہاڑ نو ہزار فٹ سطح دریا سے بلند ہے چونکہ باربرداری
اوپر لیجانا بہت دشوار تھا لہذا خیمہ وغیرہ سب مقام آگھی پر
پہاڑ کے نیچے چھوڑ دیے گئے۔ ہر جوان کو دو کمل لیجانیکا حکم تھا۔
جب فوج نصف پہاڑ تک پہنچی تب افغانون نے گولیان
مارنا شروع کیا۔ خصوصاً ریٹ کالم کیطرف زیادہ دشوار ہی
ہوئی۔ اول وز چھ آدمی مارے گئے اور چار زخمی
ہوے۔ افغانون کے بھی اکثر لوگ مارے گئے جب سرکاری

فوج بڑہتی جاتی تب افغان پس پا ہوتے اور گولیان چلاتے
شبکو تمام رات کیامپ پر فیر کرتے رہے۔ جو کوئی آدمی بڈھی
کیامپ سے علحدہ ہوا جان سے مارا گیا۔ نمبروں اور نمبر ٹو
کالم مقام چیتیا بٹ پر جو کہ پہاڑ پر واقع ہے پہنچی۔ اور لفٹ کالم
(یعنی نمبر فور) زیر حکم جنرل گالبریت صاحب دربند کو پہنچا۔
یہان غنیم سے اچھا مقابلہ ہوا۔

جنگ دربند

جنرل گالبریت چوتھی اکتوبر کو قریب صبح کے اِس مقام پر پہنچے
ہیلوکراف سے برابر خبر تہرڈ کالم اور جنرل مکوین صاحب کے

پاس بھجوائی جاتی تھی۔ اڈونس گیارڈ دوکمپنی رائل آرٹن
اورایک ڈیوژن اسکاٹش رائل ارٹلری کا طرف۔
سنگار۔کے بڑھایا گیا۔ اورایک پارٹی چوتھی پنجاب پلٹن
کی سنگار گاؤں کے سیدھی طرف بھیجی گئی۔ دشمن کی فوج
سب اِس گاؤن مین بھری ہوئی تھی۔ اور چونکہ یہ گاؤن
بلندی پر واقع تھا لہذا سرکاری فوج کو وہ لوگ چھپ کر
بخوبی دیکھہ سکتے تھے۔ اورآسرے سے گولیان چلا سکتے تھے
چوتھی پنجاب انفنٹری کو گاؤن پرحملہ کرنیکا حکم ملا۔ جب یہ لوگ
حملہ آور ہوسے اوسوقت صوبیدار میجر جیپر سنگہ جوکہ ایک

مشہور سکھ سردار تھے اونکی گردن کے بائین طرف گولی

لگی ۔ اور سیدھے مونڈھے مین سے نکل گئی ۔ یہ صوبیدار میجر

چار گھنٹہ تک زندہ رہکر مرگئے ۔ سرکاری فوج خوب بہادری سے

گاؤن کیطرف بڑہی دو جوان پائیر کے زخمی ہوے جب

پلٹن قریب گاؤن کے پہنچی تب افغان پہاڑ کیطرف فرار ہوے

اور گاؤن پر پلٹن کا قبضہ ہوگیا ۔ اِس حملہ مین سات آدمی غلیم کے

مارے گئے اور کئی زخمی ہوے ۔ اِن سب افغانون نے کہ اکثر

مدہ خیل تھے پہر جمع ہوکر ایک نالہ اور درختون مین اپنے کو

پوشیدہ کرکے بندوقین چلانا شروع کیا ۔ تب جنرل گالبرتہ نے

نین کمپنی پانیر کی زیر نگہبان لفٹنٹ ہاک صاحب کے دیکر حکم دیا
کہ ندی کیطرف سے پہاڑ اور جہاڑی مین دشمن کو دیکھتے ہوے
جہان کہ غنیم کی فوج جمع ہے اوسپر حملہ آور ہوون ۔ رائل
آئرش نے بائین طرف سے اڈونس کیا چونکہ اِنکے سامنے
راستہ اچھا تھا اِس لیے سنتر سے وہ بہت آگے
بڑھ گئے ۔ کپتان بیلی جنرل گالبریت صاحب کے اسٹاف سے
پابو پر سوار ہو کر آگے بڑہے ۔ ہرچند کہ پہاڑون مین پابو کا چلنا
دشوار تھا لیکن جس جگہ کہ یہ لڑائی ندی کے قریب ہوئی
اوس طرف کہین کہین گھوڑے اور پابو پر سواری ہو سکتی تھی

اُنہون نے پلٹن کو چارج کا حکم دیا۔ فوراً پلٹن والون نے
سنگینین بندوقون پر چڑہاکر حملہ کیا۔ جب یہ لوگ اندازاً سو ڈیڑہ سو
غنیم کے قریب پہونچے تب ڈیڑہ سو افغانون نے نالہ
اور درختون سے بالاتفاق سیدہا سرکاری فوج پر چارج کیا
رائل ایریش رجمنٹ نے بڑے استقلال کے ساتھ نہایت
چالاکی اور جلدی سے دشمن پر گولیون کی بارش شروع کی
جس سے غنیم کا منہہ پلٹ گیا۔ اور اکثرون نے اپنے کو
ندی مین گرادیا۔ چونکہ پانی عمیق تہا بہت سے افغان
غرق ہوگئے۔ بعض پانیر اور ۲۹ پنجابی پلٹن سے مارے گئے

اوسوقت برابر حال معلوم نہین ہوا کہ غنیم کے کتقدر لوگ
مارے گئے لیکن دوسرے روز جہاڑے مین ۴۹ نعشین
اور ندی کے کنارے ۲۶ - اور انتالیس پتھرون مین اور
چھپہ ایک پہاڑ پر دکھائی دین - ندی مین کتقدر ڈوبے
اون کا شمار نہین معلوم ہوا - جسوقت کہ رائل آیرش نے
حملہ کیا اوسوقت (گیاٹلنگ گن) بھی سیدہی طرف سے
بڑے زور شور سے چلائی گئی تھی (گیاٹلنگ گن وہ بندوق
ہے جسمین ڈیرسو کارطوس ایک وقت کُندے کے خزانہ مین
بھر دیتے ہین - اور غنیم کیطرف منھہ کرکے ایک چرخ کو

زور سے پھراتے ہین۔ اور اِس بندوق سے علی الاتصال

گولیان چلتی ہین) یہ بندوق جب غنیم حملہ کرے اوسکے

روکنے کو بہت بکار آمد ہوتی ہے۔ دو گاٹلنگ گن زیر حکم

لفٹنٹ کلیوسکے آگے بڑہانے کو حکم ملا مجبرد سامنے آنیکے

پہاڑ پر سے ایک شخص نے گولی چلائی وہ لفٹنٹ کلیو کے

گردن مین لگی۔ اور تھوڑی نیچے کیطرف جاکر موںڈہے

مین رہ گئی۔ لفٹنٹ مذکور اب تک اچھے ہین۔ لیکن

گولی جسم مین سے نکالی نہین گئی۔ ڈاکٹر صاحب کا بیان ہے

کہ اگر گولی نکالنی کا ارادہ کرینگے تو شاید انکی زندگی ہو گی

کپتن راڈ فرد چوتھی پنجاب انفنٹری کے بائین طرف چہاتی

مین گولی لگی لیکن اتفاق سے شش اور جگر محفوظ رہا۔

اور گولی پشت کیطرف نکل گئی وہ اب تک اچھے ہین۔ اور امید ہے

کہ زندہ رہین گے۔ اور پلٹنون کے ۲ جوان مارے گئے اور

۹ زخمی ہوے۔

کپتن بیلی صاحب کا مارا جانا

جبکہ رائل آئرش اور پانیر اڈونس کر رہی تھین۔

کپتن بیلی صاحب یابو پر سوار ہوکر آگے آئے۔ اور چارج کا

حکم دیا۔ وہ ایک نالہ مین پہنچکر یابو سے اوترے اور

جوانون کو کہا کہ اپنے کو نالہ اور پتھرون مین چھپا کر
فیر کرین مسٹر ہاک صاحب کا ہڈ ٹنگ پانیر کے بھی اِنکے سنگ
ہو گئے تھے - اِنھون نے بیلی صاحب کو آواز دیا اور کہا
دیکھو آگے نالہ کیطرف دشمن ملکر حملہ کرتے ہین - تب فوراً
کپتان بیلی صاحب اپنے پابو پر سوار ہو کر مع پلٹن کے جوانونکے
آگے بڑھے - اوسوقت ایک گولی بیلی صاحب کے پابو کو لگی
جس سے اونکا پابو گر گیا - اِس عرصہ مین دشمن اوپر
آن گرے - لفٹنٹ گلبرٹ صاحب جو کہ دور سے یہ حال
دیکھ رہے تھے - وہ بیان کرتے ہین کہ غنیم کے چھ آدمی

کپتان ہیلی صاحب کو مارنے مین شریک تھے۔ اِنکا خاص
یہ خیال تھا کہ اِنکو جان سے ایکدم نہ مارنا لیکن حسبقدر ممکن ہو
ٹکڑے ٹکڑے کرکے چھوڑ جانا۔ چنانچہ دو وار تلوار کے
اِن کے سر پر اندازاً ۲۰ انچہ گہرے لگے تھے۔ سیدھے
ہات کی دو انگلیان اور بائین ہات کی چار انگلیان صاف کاٹ ڈالین
اور گھٹنے مین سے ایک ہات بھی کاٹ ڈالا۔ دو جوان
رائل ایرش کے اِنکی طرف دوڑے اور اِنکو اُٹھا لائے
ڈاکٹر صاحب نے آکر دیکھا ہیلی صاحب زندہ تکلیف مین تھے
خون بہت جاری تھا۔ حسبقدر ممکن تھا اِنکی حفاظت کی گئی

وقت زخمی ہونیسے تین گھنٹہ زندہ رہ کر قریب پانچ بجے کے

بیلی صاحب نے انتقال کیا۔ یہ بڑے خلیق اور لایق مشہور تھے

اِنکے انتقال کا سبکو نہایت افسوس ہوا۔ جنرل اکالتہ بہت

صاحب نے دوسرے روز کپتان بیلی صاحب کے واسطے

جنرل آڈر تحریر کیا۔ جو ذیل مین درج ہے۔

کپتان بیلیصاحب کے مارے جانے مین جنرل صاحب نے

جو جنرل آڈر تحریر کیا اوسکا ترجمہ

جو افسوس اور رنج مجھکو کپتان بیلیصاحب اسسٹنٹ کوارٹرماسٹر جنرل کے

مارے جانیسے ہوا غیر ممکن ہی کہ اوسکا اظہار ہو سکے۔ اِنکا اسِ

بہادری اور دلاوری سے صف جنگ مین مارا جانا اِنکی بڑی

جرات اور ہمت پر دلیل ہی جسپر سے کہ کپتان بیلی صاحب

طاقت تھی وہ جان و دل سے اونکو چاہتا تھا۔ اِنکو جو زخم

کہ وقت لڑائی کے لگے ظاہر ہے کہ کس بے خوفی اور

دلاوری سے اُنھون نے دشمن سے مقابلہ کیا۔ اور

ایک عمدہ مثال اپنی بعد بہادری کی اپنے پیچھے چھوڑ گئے۔

وہ ایک میرے دلی دوست تھے۔ اور ہمیشہ نیک صلاح

دینے والے افسر تھے مجھکو یقین ہے کہ میرے اس

رنج اور افسوس مین سب فوج کے بہادر شریک ہونگے

رجمنٹ اڈر طرف سے کمانڈنگ آفسر کے

اظہار تاسف صوبیدار میجر چتر سنگھ کے مارے جانے پر

کمانڈنگ افسر اپنا نہایت افسوس چتر سنگھ صوبیدار بہادر کے مارے جانے پر ظاہر کرتے ہیں۔ صوبیدار موصوف ایک بڑے وفادار اور بہادر اور لایق عہدہ دار تھے۔ اور اس رجمنٹ کے بھرتی کرتے وقت کمانڈنگ افسر کو انسے بہت کمک ملی تھی۔ مگر یہی ایک بات کمانڈنگ افسر صاحب کو اطمینان دلاتی ہے کہ صوبیدار میجر چتر سنگھ ایک سپاہی کی موت سے مرے۔ یعنی صف جنگ میں بہادرانہ طور مارے گئے

کرنیل کروک شانک کا زخمی ہونا

۹ ۔ اکتوبر کو کروک شانک صاحب کمانڈنگ لفٹ کالم کے
انتسوین پلپٹن اور دو توپین خچر باٹری کے ہمراہ لیکر
(رکانی سانس) یعنے حالت زمین اور دشمن کا حال دریافت
کرنے کے واسطے جب مقام کنہٹر کی طرف بڑہے
سامنے کے پہاڑون مین غنیم کی فوج پوشیدہ تھی جسوقت
کہ اوس کے نزدیک پہنچے یکبارگی اوپر سے گولیان چلنا
شروع ہوئین قیاس سے معلوم ہوا کہ دشمن کے پاس
اسنائڈر اور مارٹنی ہنری بندوقین ہین ۔ اکثر لوگونکو

یہ بات سنکر تعجب ہوگا کہ اِن وحشی لوگون کے پاس اسنائڈر اور

ہنری مارٹنی بندوقین کہ سوائے انگریزی فوج کے دوسرونکے

پاس نہین کہان سے آئین ۔ دریافت کرنے سے

معلوم ہوا کہ لارڈ میو صاحب کے وقت مین امیر شیر علیخان

والی کابل کو کئی ہزار اسنائڈر بندوقین دیگئین تھین اور

امیر محمد یعقوب خان نے جبکہ ۱۸۷۹ عیسوی مین انگریزی

فوج سے مقابلہ کیا تھا ۔ تب امیر کی تمام فوج کے پاس

علی مسجد پر وہی اِسنائڈر بندوقین تھین جسوقت

علی مسجد پر لڑائی ہوئی اور افغانون کی فوج تاب مقابلہ

نہ لاکر شکو فرار ہوئی - اطراف و جوانب کے وحشی افغان جو کہ
لڑائی کی خبر سنکر جمع ہوے تھے اونھون نے خود اپنی ہی قوم کے
لوگونکو جو کہ فوج سے فرار ہوے تھے بندوق اور کارطوس
اور شاید ایک سر کے باندھنے کی لنگی اور پرانے میلے کپڑے
کی طمع سے مار ڈالا - اور سیکڑون بندوقین اسیطرح
لین - کارطوس جسقدر اِن لوگون کو ملے ہین حفاظت سے
اسی روز کے واسطے رکھتے ہین کہ مقابلہ کے وقت
کام آوین - شکار کا اِس قوم کو شوق نہین ہے - اور
نہ کسی قسم کا شکار اِس جنگل مین ہی - جو کارطوس صرف مین آوین

علاوہ اِسکے کابل مین بھی اسنائڈر رِیفل اور دوسری بریچ لوڈ
بندوقون کے کارطوس بنتے ہین۔ یہ لوگ کبھی کبھی وسط فرنٹیر سے
بارود گولی اور کارطوس لیکر آتے ہین۔ سوائے اِسکے سرحد پر
جسقدر انگریزی فوج کی چھاؤنین مثل پشاور۔ ایبٹ آباد۔ نوشہرہ
آگھی وغیرہ کی ہین یہ لوگ اِن چھاونیون سے اکثر انگریزی
سپاہیون کی بندوقین چُراکر لیجاتے ہین۔ ہر سال مین
تمام اسٹیشنون سے پچاس بندوقین چوری جانیکی سرکار مین
رپورٹ ہوتی ہے۔ اِس قوم کے چور لوگ سونے اور جاندی کی
چیزون کو چھوڑکر بندوقون کو چراتے ہین۔ اور یہ بھی

سماعت میں آیا کہ بعض بدرویہ سپاہی اپنے رفل افغانوں کے ہاتھ
سو ڈیڑھ سو روپے کو بیچ بھی ڈالتے ہیں - اور پھر سرکار میں
بندوق چوری جانیکی رپورٹ کرتے ہیں - بہرحال اس
قوم کے پاس ہنری مارٹینی کم اور اسنائڈر بندوقین
بہت ہیں توڑے دار اور چقماقی بندوقین بھی اکثر رکھتے ہیں
بعض وقت جب کوئی افغان مارا گیا اوسکے پاس دو بندوقین دیکھنے
میں آئیں اسنائڈر اور دوسری توڑیدار یا چقماقی - ایسے
معلوم ہوتا ہے کہ بخیال کم ہونے کارطوس بیچ لوڈ کے یہ لوگ
دوسرے منہ سے بھرنے کی بندوق بھی اپنے پاس رکھتے ہیں -

حاصل کلام یہ ہے کہ جب کرنیل کروک شانک پر اوپر سے
افغانون نے گولیان چلانا شروع کیا اوسوقت ایک گولی
کرنیل صاحب موصوف کے گھٹنہ مین لگی۔ اتفاق سے
ہڈی نہین ٹوٹی لیکن چونکہ گھٹنہ کا زخم بہت برا ہوتا ہے
انکو اٹھا کر ہیڈ کوارٹر ہسپتال کو لیگئے کرنیل صاحب کے
زخمی ہونے سے وہان کا انتظام بگڑ گیا۔ اور رلپٹن کو واپس
مقام سے واپس ہونا پڑا۔ ڈاکٹر صاحب نے زخم کو خوب امتحان
کرکے بیان کیا کہ ہرچند زخم برا ہے لیکن ہڈی بالکل ثابت ہے
امید ہے کہ زخم جلد صحت پذیر ہوگا۔

ہز ایکسیلنسی کمانڈر انچیف آف انڈیہ نے فوج کو فورتہ کالم کے

مبارکباد کا تار دیا کہ انکو جنگ مین کامیابی حاصل ہوئی

اور کپتان بیلی صاحب ڈپٹی اسسٹنٹ کوارٹر ماسٹر جنرل اور

صوبیدار میجر جیتر سنگہ اور دوسرے لوگون کے مارے جانے

اور زخمی ہونے پر اظہار تاسف فرمایا۔

ہز ایکسیلنسی ویسرائے نے بھی اسیطرح بمعرفت ملٹری سکرٹری کے

تار دیا اور کرنیل کروک شانک کی مزاج پرسی فرمائی۔

ایک ورکنگ پارٹی پچاس جوانون کی پہاڑ پر راستہ

بنا رہی تھی کہ یکایک اندازاً پچاس ساٹھہ افغانون نے

پہاڑون سے اوس کے قریب آکر بندوقین چلائین صرف
تین جوان ۴۵ نمبر سکھ پلٹن کے مارے گئے۔ اور ایک جوان
زخمی ہوا۔ اِس پارٹی نے بھی جلدی سے دشمن پر فیر کیا دو آدمی
اون کی طرف کے گرے باقی فرار ہو گئے۔ اب اِن افغانون نے
یہ شیوہ شروع کیا کہ سب جنگل مین منتشر ہو گئے۔ اور پہاڑونکی
چوٹیون پر چڑہ کر تاکنے لگے جب کوئی چھوٹی ٹکڑی فوج کی
علیحدہ جاتی نظر آتی یا کبھی ایک دو آدمی فوج سے علیحدہ ہوتے
تب اوپر آگر گرتے اور مار لیتے۔ سالسک رجمنٹ کی چند
کمپنیان جسوقت کہ رکنائٹرنگ کرتی ہوئی بڑہتی تھین انداز آ

ڈیڑھ سو جوانون نے دشمن کے یکایک اوپر فیر کرنا شروع کیا۔
ایک سرجن کی ران مین گولی لگی۔ اور دو جوان اور زخمی ہوے
لیکن کوئی جان سے نہین موا۔ اوسی روز چودہوین سکھ پلٹن
ریئر کالم کی جب بطور ایڈوانس پارٹی کے آگے بڑھ گئی تھی۔
تب کچھ دشمن کی فوج دکھلائی دی اونھون نے اوپر فیر کیا۔
وہ مقابل ہوے طرفین سے لڑائی ہوئی۔ لیکن افغان
پہاڑون مین چھپے ہوے تھے اور یہ لوگ نیچے
سکھون کی پلٹن کے جوان افغانون کو صاف نظر آتے تھے۔
اور افغان پہاڑون اور جھاڑیون مین اپنے کو چھپائے تھے

اِس لیے غنیم کے بہت کم لوگ ضایع ہوے ۔ تین جوان

سکھ پلٹن کے اوسی جگہ مارے گئے اور چند زخمی ہوئے

یہ زخمی لوگ فیلڈ ہسپتال کو مقام اُکھی میں روانہ کیے گئے ۔

ایک جوان جسکے پہلو میں گولی لگی تھی راستہ ہی میں مرگیا ۔

اور پانچ جوان زخمی ہسپتال کو پہنچے ایک اون میں سے

بھی بالکل قریب المرگ تھا ۔

۹ تاریخ کو اڑہائی سو جوان اور دو میول باٹری (یعنی خچروں کے توپخانے

کی توپین) سٹریہی کیطرف روانہ کی گئین ۔ کرنیل گیا ٹی کیا کا اور

کپتان چارلی برن (اے ڈی کانگ لارڈ ڈفرن) کے جو کہ

جنرل صاحب کے اردلی افسر تھے یہ لوگ سات بجے گیا سے

روانہ ہوکر نو بجے پہاڑ کے نیچے پہنچے۔ ان افسروں کو یہ

حکم تھا کہ سیڑہی کیطرف فوج کو بڑہاویں اور اوسپر قبضہ کریں

اور اوسکو جلاویں۔ قریب گیارہ بجے کے ہیلیوگراف سے اون

لوگوں نے جنرل صاحب کو خبر دی کہ غنیم کیطرف سے کوئی شخص

ہمارے مقابلہ میں نہیں آیا۔ ہم لوگ پہاڑ پر پہنچے اور گاؤں کو ہمنے جلا دیا۔

۹ تاریخ کو شام کے وقت یہ خبر آئی کہ کچھ فوج

غنیم کی مقام کھنڈ میں جو پہاڑ کے نیچے اندازاً بارہ میل

ہیڈکوارٹر سے واقع ہے جمع ہی۔ چنانچہ جنرل صاحب نے

یہ حکم دیا کہ سو جوان خیبری پلٹن دو سو ۵۴ سکھ تین سو یورپین رجمنٹ

(سافک رجمنٹ) سو پانیر کے زیر حکم کرنیل وگریڈی ہیلی صاحب کے

کل صبح کو روانہ ہوویں۔ اور کھنڈ کا محاصرہ کریں اور

اوسکو اپنے قبضہ مین لاوین۔ کپتان وسٹرن صاحب

(ایڈیکانگ جنرل مکوین صاحب سے) نے ہمنے یہ صلاح کی کہ جنرل صاحب سے

اجازت لیکر فرنٹ کالم کے ساتھ چلنا چاہیے ہمنے جنرل صاحب سے

آگے جانے کے لیے درخواست کی صاحب معزز نے

کرنیل گریڈی ہیلی صاحب کے ساتھ ہمین جانے کے واسطے

اجازت دی۔ چونکہ مقام کھنڈ کو جانا اور بعد لڑائی کے

اُسی وقت واپس آنا دشوار تہا لھذا فوج مین یہ حکم دیا گیا کہ ہر شخص
تین وقت کا کھانا اور کچھہ اوڑہنے بچھانے کے واسطے اپنے
ہمراہ لیلیوے ۔ ہمنے بھی مثل دوسرون کے کچھہ بسکٹ
اور گوشت بریان اپنے تھیلے مین (جسکو ہاورساک
کہتے ہین) رکھہ لیا ۔ اور ایک آدمی جو ہم دونون کے
اسباب لیجانے کے لیے ملا تھا اوسکو بلانکٹ حوالہ کردیے
تاکہ شبکو کام آوین ۔ سات بجے صبحکے ہیڈکوارٹر سے
فوج روانہ ہوئی یہ مقام ہماری جگہ سے آٹھہ ہزار فٹ نیچا تھا
کامل تین گھنٹہ تک فوج نیچے اوترتی رہی ۔ جب گھنٹہ دوڑ سے

دکھلائی دیا تب کرنیل صاحب نے فوراً سپاہ کو روک دیا۔ اور

آپ دوربین سے بخوبی چار طرف دیکھکر اپنی فوج کے تین حصے کیے۔

سیدھے ہاتھ کی طرف کرنیل واٹرفیلڈ صاحب کمانڈنگ ۴۵ سکھ پلٹن

مع سو جوان خیبر رائفل اور دو سو جوان سنگ رجمنٹ کے

پچاس جوان ۴۵ سکھ پلٹن کے پیچھیں دو توپین خچر باٹری کی

سو جوان سنگ رجمنٹ پچاس ۴۵ سکھ پلٹن کے بائیں طرف

پچاس پائنیر پچاس جوان خیبر پلٹن سو جوان ۴۵ سکھ پلٹن کے

زیر حکم کپتان واڈس صاحب کے دیے گیے۔ اِن سبکو یہ

ہدایت دی گئی کہ ریٹ کالم سیدھی طرف سے مقام گھنڈ کے

سیدھا جاوے اور لفٹ کالم بائین طرف سے - اور یہ

دونون کالم ایسے قدم سے جاوین کہ برابر ایک وقت مین

مقام مذکور پر دونون طرف سے حملہ آور ہون - درمیانکی

فوج مع دو توپون کے سیدہی سامنے کو جاوے اور گاؤن

مذکور پر گولہ اندازی کرے جب گاؤن اپنے قبضہ مین آجاوے

تب سب گہرون کو آگ لگا دیوین لیکن عورت اور بچہ کو

بالکل نہ چھیڑین قسم زراعت وغیرہ سے جو چیز ہو اوسکو

نہ جلاوین جب یہ ہدایت سب نے بخوبی سمجھہ لی تب تینون کالم

اپنے اپنے افسرون کے حکم مین روانہ ہوے راقم کرنیل صاحب کے

ہمراہ مسٹر کالم کے ساتھہ تھا جب ہمارا کالم آخر پہاڑ پر پہنچا

تب سب جوانون نے پتھر اور درختون مین اپنے آپکو چھپایا۔ اور

توپین گاؤن کیطرف لگائین۔ گاؤن اوس جگہہ سے اندازاً

گیارہ سو وار رہتا۔ گاؤن کے مکانات اور آدمی ہمکو نجوبی

نظر آتے تھے۔ کرنیل صاحب نے حکم دیا کہ سب افسر دوربین سے

دیکھین کہ عورتین اور بچہ گاؤن مین ہین یا نہین۔ ہمنے

بہت دیر تک دیکھا لیکن کوئی عورت اور بچہ گاؤن مین

نظر نہین آیا۔ ہمارے ساتھہ دو تین آدمی اوس جگہہ کے

تھے اونھون نے بیان کیا کہ جب انگریزی سرکار کی فوج نے

اسطرف چڑہائی کی تب تمام پہاڑی لوگون نے اپنی عورت بچے

انڈس ندی کے پاس روانہ کر دیے۔ اور اپنے جانور بھی

اون کے ہمراہ بھجوا دیے۔ اور جو قسم غلہ سے اون کے

گاؤن مین موجود تھا سبکو کسی محفوظ جگہہ جنگل مین دفن کر دیا۔

اور فقط جوان آدمی جو لڑنے کے قابل تھے وہ گاؤن مین

رہ گئے ہین۔ کھنڈ ایک بڑا گاؤن پہاڑ کی نصف بلندی

واقع تھا۔ اور بستی کی دو جگہہ پر آبادی تھی۔ ایک گاؤن

نیچے۔ اور دوسرا گاؤن اندازا تین سو وارا وپر درمیان

ایک بڑا برج تھا۔ جب گاؤن والون نے فوج کو دور سے

آتے دیکھا تب اکثر نے گاؤن خالی کر دیا اور اطراف کے

پہاڑون کی چوٹیون پر چڑھ گئے بعض لوگ برج پر بندوقین لیکر

بیٹھ گئے غرض کہ جب لفٹ کالم آگے بڑھا دونون طرف سے

بندوقین چلنے لگین سنگڑین سے بھی توپین سر ہوئین۔

اندازاً ڈیڑہ گھنٹہ تک طرفین سے بندوقون وغیرہ کے

فیر ہوئے لیکن انغانون کے پاس منھہ سے بھرنے کی بندوقین

بعض پہولدار اور بعض توڑیدار تھین — دور سے

اونسے زیادہ نقصان متصور نتھا۔ اور انگریزی فوج کی

ہنری مارٹنی اور اسنائیڈر ہزار بارسو وا رتک کام

کرتی تھین تیرہ آدمی افغانون کے مارے گئے۔ اور چند آدمی

زخمی ہوی تب گاؤن اور پہاڑ کی چوٹی پر جو لوگ کہ تھے

وہ سب پہاڑ کی دوسری طرف فرار ہوئے۔ اور خیبری پلٹن

نے دو طرف سے باجا بجاتے ہوے حملہ کیا۔ تھوڑیسی

دیر مین گاؤن پر قبضہ ہوگیا۔ دونون کالم گاؤن مین

داخل ہوے۔ اور چار طرف سے آگ لگانا شروع کیا

ایک گھنٹہ مین سارے گھر مشتعل ہو گئے۔ اِس گاؤن مین

شہد بہت تھا سولجرون سے جسقدر رکھا گیا اونھون نے

کھایا۔ اور بہت کچھ اپنے ساتھ لائے۔ خیبر پلٹن کے جوان

ایک منده دمبونکا اور کچھ گائے بھیں بھی پکڑ لائے وقت

تین بجے کے دو نون کالم مقام کھنڈ کوتا راج کرکے واپس

پھرے۔ اور پانچ بجے سیڑہی گاؤن مین جوکہ ایک ورقبل کھنڈ کے

جلایا گیا تھا پہنچے شبکو فوج نے اِس جگہہ مقام کیا۔

کپتان دسٹر صاحب کے ساتھہ ایک آدمی تھا اوسنے

گوشت مین آلو پکاکر رکھے تھے۔ ہمنے آگ کے پاس بیٹھکر کچھہ

گوشت کھایا۔ اور بعد ازان اپنے ریوالور اور بندوق مین

کارطوس بہر کر اپنے بازو پر رکھکر بلانکٹ بچھاکر سو رہے چونکہ

تمام دن پہاڑون پر چڑہنا اور اُترنا رہا تھا شبکو خوب آرام سے نیند آئی

علی الصباح ایک ایک پیالہ چاے کا بے دودھ کے ہمکو ملا

اب ہر چند کہ پھر آٹھ ہزار فٹ بلند پہاڑ پر چڑھنے کو دل

نہین چاہتا تھا لیکن چونکہ کھانے پینے کا کچھ اسباب ساتھ نتھا

ضرور ہوا کہ ہیڈکواٹر کو واپس آجاوین ۔

ساڑھے سات بجے سیڑھی سے روانہ ہوے اور ساڑھے گیارہ بجے

پہاڑ کی چوٹی پر جس جگہہ کہ ہیڈکواٹر تھا پہنچے ۔ پلٹن کے جوانونکو تو

ہمیشہ پیادہ پہرنیکی عادت ہوتے ہی لیکن زیادہ بلندی پر چڑھنے سے

وہ بھی بالکل تھک جاتے تھے ۔ جنرل صاحب لفٹ کالم کے ملاحظہ کو

گئے تھے شام کو واپس آئے ۔ شام کے سات بجے آگ کے سامنے بیٹھکر

ڈر کھایا۔ جنرل ہکوین صاحب چونکہ نہایت سپاہیانہ

مزاج افسر ہین ان کی خاص یہ رائے تھی۔ کہ خود مع اسٹاف کے

بالکل مثل اور فوج کے لوگون کے رہین۔ ورنہ ممکن تھا

کہ خود جنرل صاحب اپنے لیے ایک خیمہ ہمراہ رکھتے یا کھانے کا

اسباب درستی سے ہوتا۔ بخلاف اسکے بہادر معرکہ

بستر مثل اور سپاہیون کے تھا۔ کھانے وغیرہ کی یہ کیفیت تھی۔

کہ صبحکو چائے یا کوکوبے دو دو بسکٹ ملتی تھی۔ اور جب کبھی بر کفسٹ

کیامپ مین کھانیکا اتفاق ہوتا تو ہر اسٹاف افسر اپنی

ایک رکابی اور چھری کانٹا ساتھ لاکر ایک حلقہ بنا کر زمین پر

بیٹھ جاتا اور باورچی قسم اسٹو سے یعنی گوشت گائے اور بکری
اور مرغی کا اور آلو ایک جگہہ بڑے دیگچے مین پکا ہوا سکے سامنے
لاتا اور ہر شخص اپنی اپنی رکابی مین اوسکو بقدر ضرورت نکالکر
کہاتا تھا ۔ کبھی کبھی مٹن چاپ بھی دیا جاتا ۔ علی ہذالقیاس
ڈنر بھی اسیطرح سات بجے شب کو ایک جگہہ بہت آگ روشن
کردی جاتی تھی ۔ اور سب لوگ مع جنرل صاحب کے اگ کے
نزدیک جاکر زمین پر بیٹھ جاتے اور وہی کھانا جو اوپر بیان کیا گیا
شبکو بھی پکایا جاتا کھایا کرتے ۔ شراب جو کہ سب
سولجرون کو قسم رم سے ملا کرتی تھی وہی فسرونکو اور جنرل صاحب کو بھی

ملتی تھی ۔ دراصل یہ ایک بڑا فوجی اصول ہے کہ

جب سپاہی جنگ مین سختی کے وقت اپنے بالا دست

افسرون کی گزران بالکل اپنے موافق دیکھتے ہین تب اونکو

ہمت بہت زیادہ ہوتی ہے۔ اور کوئی سختی کھانے پینے

سردی اور گرمی برف و باران کی اون کو معلوم

نہین ہوتی ۔

سترہوین تاریخ کی صبح سے کچھ تھوڑا سا ابر آسمان پر

نظر آیا اور ہوا معمول سے زیادہ سرد معلوم ہونے لگی ۔

سامنے کے پہاڑون پر دور دور دھوان سا دکھنے لگا ۔ اد

دیکھکر ہمارے کیامپ مین جو افغان لوگ تھے اُنہون نے
کہا کہ یہ برف کی علامت ہی آج برف ضرور گریگی یہ کیفیت
دیکھکر تمام فوج مین گڑبڑ ہو گئی۔ جنرل صاحب نے حکم دیا
کہ سب جوان اور افسر اپنے اپنے بستروں پر کچھ سایہ کرلیوین
چنانچہ اکثرون نے موم جامہ اور کملون کو اپنے بچھونے پر
بطور پال کے ایک لکڑی بیچمین لگا کر کھڑا کرلیا۔ اور
بعض جوانون اور افسرون نے درختون کی ڈالیون اور
پتون سے اپنے اوپر آسرا کیا۔ غرض کہ تمام فوج نے آلیسے
جلدی اور فکر سے یہ کام کیا کہ تین بجے سے شام تک فی الجملہ

سبھون کو اپنی حفاظت سے اطمینان ہو گیا۔ چار بجے

شام کو سب اطراف کے پہاڑ و نیز ابر محیط ہوا ہوا تھا بہت

سرد ہو گئی۔ جب اِس ملک مین پانی کی آمد ہوتی ہے

تو سیاہ ابر اور پانی پڑتا ہوا اپنی طرف آتا نظر آتا ہے۔

لیکن برف کے ابر مین سیاہی نتھی۔ بلکہ کچھ دھوان سا

مائل بہ سفیدی۔ اور کبھی کبھی دور سے ایسا معلوم ہوتا تھا

کہ لاکھون روئی کے گالے آسمان سے ہوا مین نیچے اوڑتے

ہوے آتے ہین۔ غرضکہ برف برسنی کے قبل ایک عجیب و

غریب کیفیت نظر آئی جو کبھی آگے دیکھنے مین نہین آئی تھی

اول شمالی پہاڑونپر برف باری شروع ہوئی۔ اور جو ہوا

کہ اوسطرف سے آتی تھی وہ نہایت سرد تھی۔ جسقدر کہ

فلالین اور اون کے کپڑے ممکن ہوا مینے پھنکر اوپر سے

پوستین پہن لیا لیکن سردی وقت بوقت زیادہ ہوتی

جاتی تھی۔ اِس سبب سے بہت خوف معلوم ہوا کہ جب

برف پڑنے کے قبل یہ حال ہی تب برف پڑتے وقت

کیا ہوگا۔ ایک صاحب جو اِس موسم سے واقف تھے

اونھوں نے لکھا کہ یہ سردی جب ہی تک ہی جب تک کہ برف

شروع نہین ہوئی جب برف پڑنا شروع ہوگی سردی خودبخود

گلم ہو جاویگی کیونکہ ہوا جو برف کی طرف سے آتی ہی او سمین سردی کا

بہت گزند ہوتا ہی۔ غرض کہ ایک آدہی گھنٹہ مین ہمارے پہاڑ پر

برف برسنی شروع ہوئی۔ اور تھوڑی دیر مین سب زمین

سفید ہو گئی۔ بچھونے کے اوپر جو چادرین لگائی گئی تھین اونپر

بہت برف جم گئی مین نے تھوڑی سے برف اپنے موم جامہ کی

چادر پر سے لیکر دیکھی تو وہ اسقدر سخت نتھی جیسی کہ مشین سے

جمائی جاتی ہی۔ یا آسمانی برف اپنے ملک مین ملتی ہی بلکہ

یہ نرم تھی جیسے کہ (ایس اسکریم) جمائی جاتی ہے

جب مینے اسکا باعث یہان کے لوگون سے پوچھا تب اُنھون نے

کہا کہ یہہ برف غیر موسمی ہی۔ اور ہوا مین ابھی ایک گونہ
گرمی باقی ہی۔ اِس لیے برف نرم گرتی ہے۔ اور جلدی سے
پگل جاتی ہے۔ جب کہ موسم سرما مین ہوا خوب
سرد ہو کر برف پڑتی ہے تب برف مین سختی ہوتی ہے
اور مہینون نہین پگلتی۔ بلکہ جس پہاڑ پر ہمارا ہیڈ کوارٹر کیمپ تھا۔
کہتے ہین کہ موسم سرما مین یہان دس دس اور بارہ بارہ فٹ
اونچی برف جمی رہتی ہے۔ اور کسی شخص کا گذر اس طرف ممکن
نہین ہوتا۔ جب ہمارے پہاڑ پر برف باری شروع ہوئی
تب یکایک سردی کم ہو گئی۔ اوس وقت مینے خوب خیال کیا

کہ سب جسم کو تو بہت سردی نہین معلوم ہوتی تھی لیکن

ہاتھہ اور پاؤنکی انگلیون اور ناک کو ایک عجیب قسم کی سردی

معلوم ہوتی تھی جسکا بیان نہین ہوسکتا قریب چار گھنٹہ کے

برف پڑتی رہی بعد کو کم ہوگئی ــ بمجرد برف موقوف ہونے

سردی نہایت شدت سے ہوئی - مین نے خوب گرم کپڑے

اور چار پائتابے ایک پر ایک پہن اور بڑا پوستین پہنکر

ایک رضائی اور دو گرم بلانکٹ اوڑھ کر سویا تب بھی -

بار بار سردی سے آنکھہ کھل جاتی تھی ــ میری ہمراہی مین

ایک خواجہ امین الدین اور ایک آدمی مسمی پیر محمد تھا - خواجہ امین الدینکو

کثرت محنت اور شدت سردی سے بخار اور دلکی بیماری

ہوگئی جس سبب سے اون کو واپس کرنا پڑا۔ دوسرا ایک آدمی

جو میرے پاس باقی تھا ہر چند کہ مینے اوسے بخوبی گرم لباس

اور پوستین دلادیا تھا۔ لیکن برف پڑنی کی رات جب صبحکو

مین اُٹھا۔ اور کافی بنانے کے لیے اُسے اُٹھایا تو وہ ایسا

بیحس و حرکت پڑا تھا مینے خیال کیا کہ یہ رات کو اینٹھکر رہ گیا

بہرحال جب بہت ہلایا تو یہ آدمی بمشکل اُٹھا اور دیر تک

بیکار رہا۔ جب آگ کے پاس گیا ہاتھہ پاؤن کو خوب سینکا

تب اوسمین دم آیا تمام فوج کو اِس رات کثرت سردی سے

نہایت تکلیف ہوئی سنتری لوگ جو پہرون پر تھے اون کا

نہایت براحال رہا۔

دوسرے روز صبحکو جنرل صاحب ریٹ کالم کے ملاحظہ کو

تشریف لے گئے یہ کالم کرنیل سیم صاحب کمانڈنگ پنجم گورکھا رجمنٹ

کے زیر حکم تھا۔ کرنیل صاحب معہ جنرنیل صاحب کو اون

مقامات کے بتلانے کو لیگئے جسجگہ کہ اُنکے کالم سے اور

غنیم سے مقابلہ ہوا تھا۔ اور اِس لڑائی کی خلاصہ کیفیت

جنرل صاحب کو اب تک نہین پھنچی تھی اِس کالم مین نائن ٹین رجمنٹ فیروز پور

اور پنجم گورکھا پلٹن اور تھرڈ سکھ رجمنٹ شریک تھی یہ فوج

چڑہا بٹ پر پہنچی تب وحشی افغانون نے پہاڑون پر سے
گولیان چلانا شروع کیا اِن کی فوج بھی اوسطرف کو
فیر کرتی لیکن جہاڑ اور پہاڑ اور پتھرون مین دشمن کے
لوگ بالکل نظر نہین آتے تھے اِس لیے فیوزلیر رجمین پلٹن کو
کرنیل سم صاحب نے ایک پوشیدہ جاے کھڑا کیا۔ اور
تیسری سکہ پلٹن اور گورکھا پلٹن کو بھی حکم دیا کہ اپنے کو
پتھرون اور جہاڑون مین چہپا کر فیر کرتے جاؤ
افغانون کو قیاس سے معلوم ہوا کہ فوج انگریزی اسجگہ
نہایت تھوڑی ہے پس اون سب لوگون نے اوپر

ایک جگہ جمع ہو کر سید ھا اِن پلٹنوں پر حملہ کیا۔ حملہ کے وقت

گورکھا پلٹن اور تھرڈ سکھ پلٹن کی بندوقوں سے

بہت لوگ مارے گئے لیکن یورپین پلٹن نے

بالکل فیر نہیں کیا جب تک کہ غنیم بہت قریب نہیں آگیا

اور نہ افغانوں کو یہ معلوم تھا کہ دوسری پلٹن یہاں

چھپی ہوئی کھڑی ہے ۔ جب یہ لوگ بہت قریب

آگئے تب یکایک فیوزلر رجمنٹ نے اِس چالاکی سے

اپنی ہنری مارٹنی سے فیر کرنا شروع کیا کہ دشمن کی

فوج کو سنبھلنے کا موقع نہیں ملا ۔ یکایک

گولیون کی بارش اون کے سر پر برسنے سے
اون کے پاؤن اوکھڑ گئے۔ اکثر مارے گئے۔ اور
باقی دوسرے پہاڑون کی طرف فرار ہو گئے۔
سات آدمی اس کالم مین مارے گئے۔ غنیم کے
قریب ساٹھ آدمیون کے موے۔ اور بہت سے
زخمی ہوے۔ رات گوریٹ کالم اِسی جگہ اوترا۔
جب سب فوج کھانے پکانے مین مشغول ہوئی تب
اطراف کے پہاڑون سے پھر افغانون نے جمع ہوکر
آگ کی روشنی پر گولیان چلانا شروع کیا۔ اور قبل

صبح ہونے کے پھر پہاڑون مین چھپ رہے۔ دوسرے روز
شب کو پھر یہی معاملہ رہا۔ چنانچہ کرنیل صاحب نے بعد کو
یہ حکم دیا کہ سب فوج کے لوگ اپنا کھانا پکانا دن کو کرلیا کرین۔
شب کو آگ روشن نہ کیجاوے۔ اور چھوٹی چھوٹی ٹکڑیان
جوانون کی سامنے کے پہاڑون پر روانہ کرکے اون کے اوپر
اپنی پکیٹ نصب کردیے۔ اور جوانون نے اپنی حفاظت کیواسطے
خندقین کھودلین یہ سب انتظام افغان دیکھکر اندس ندی کے
پار چلے گئے۔ اب تین روز سے اِس کیامپ پر کسی نے
بندوق وغیرہ نہین چلائی۔ برف کے خوف سے یہان بھی

فوج نے کچھ آسرا کر لیا تھا۔ جنرل صاحب کیفیت سُنکر

اور مقامات کا ملاحظہ کر کے بہت خوش ہوے اور فوج کی

کارروائی کی بہت تعریف کی۔ قریب تین بجے کے

ہیڈکوارٹر کیامپ کو واپس آ گئے۔

ٹیلیگراف سے دن کو اور لال ٹین سے شب کو پیام ہمیں

بہت کمک ملی۔ ہیڈکوارٹر کیامپ کے درمیان تین چار میل کا

فاصلہ تھا لیکن بذریعہ ٹیلیگراف اور لال ٹین کے تمام خبریں

وقتاً فوقتاً ہیڈکوارٹر میں پہنچتی تھیں۔ اور جسقدر فوج برتی تھی

ٹیلیگراف میں بھی لگائی جاتی تھی۔ لفٹ کالم زیر حکم جنرل آلگابر

صاحب کے انڈس ندی پر ہیڈ کوارٹر گیا ہے قریب چودہ
میل کے تھا۔ اور راستہ پہاڑوں میں نہایت ہی
صعب المرور تھا۔ کرنیل گاٹی کا صاحب اسسٹنٹ
ڈپٹی کوارٹر ماسٹر جنرل کچھ ضروری احکام جنرل مکویتن صاحب کے
بالمشافہہ جنرل گالبرٹ صاحب کو سمجھانے کو کل صبح کے وقت
روانہ ہوئے یہ صاحب چودہ میل پہاڑوں میں نشیب و فراز
طے کرتے ہوئے پیادہ گئے ۔ اور چودہ میل اُسی روز رات کو
گیارہ بجے واپس آئے چند اس ملک کے پہاڑی لوگ
جو اون کے ہمراہ تھے وہ بھی اونکا ساتھ نہ دے سکے اور پیچھے

رہ گئے۔ دوسرے روز کرنیل گیاٹی کا صاحب بالکل

تندرست اور پھرنے چلنے کو آمادہ تھے۔

دسوین تاریخ ماہ اکتوبر کو جنرل مکوین صاحب نے یہ اشتہار دیا

کہ پندرہوین تاریخ تک اگر مختلف قومین وحشی افغانونکی

مثل حسن زئی واکا زئی وغیرہ آکر رجوع نہ ہو جاوینگی

اور سرکار نے جو شرطین پیش کی ہین اون کو قبول نکرینگی

تو باقی گاؤن بھی جلا کر تاراج کر دیے جاوینگے۔ اور جسقدر

زراعت کھڑی ہوئی ہے وہ سب جلا دی جاویگی۔

یہ اشتہار اس ملک کے باشندون کی زبانی سب افغانونکو

جو کہ انڈس ندی کے دونون طرف تھے بھجوادیا۔
اب خیال کرنا چاہیے کہ اِن افغانون کے سر مین جو ایک قدیم
خبط تھا کہ ہمارے پہاڑون مین کوئی فوج نہین آسکتی اور
اگر بالفرض آوے بھی تو نہ یہان قیام کرسکتی ہی۔ اور نہ ایسے سخت
مقامات مین لڑسکتی ہی۔ یہین خیال اول انگریزی سرکار سے
اِس قوم نے بغاوت سے برتاؤ کیا۔ اور جو شرط سرکار نے
پیش کی اوس سے اِنکار کیا۔ سرکار کی ایک شرط یہ تھی کہ
تمام بلاک مونٹین (یعنی کوہ سیاہ) پر راستہ بنایا جاوے
اور جو سردار کرنیل پاٹی اور میجر ارام استرانگ کو اِن

لوگون نے مار ڈالا ہے اوس کی عوض مین سات ہزار روپیہ
جرمانہ یہ قوم داخل کرے ـ انگریزی سرکار کا یہ ارادہ تھا
کہ پہاڑ اپنے قبضہ مین رکھے بلکہ سرکار کا خاص منشاء یہ تھا
کہ یہ قوم جو سرحد پر واقع ہے انگریزی رعایا کو تکلیف نہ پہنچاوے
اور جب کہ اِس پہاڑ پر راستہ بن جاویگا تب اگر کبھی پھر
یہ قوم بر سر بغاوت ہوگی تو برٹش فوج بہت آسانی سے
یہان آکر اون کو تنبیہ دیسکیگی ـ جب اِس اشتہار کی
افغانون کو اطلاع ہوئی اونھون نے جنرل صاحب کے پاس
کھلا بھیجا کہ ہم لوگ زرِ جرمانہ آپکے پاس روانہ کرتے ہین یعنے ہر قوم سے

چند آدمی بطور وکالت کے جنرل صاحب کے پاس آوین گے

اور سب امور طے کرلیوین گے۔ جنرل صاحب نے یہ امر قبول کیا۔

چنانچہ سولوین تاریخ اکتوبر کو حسن زئے قوم کا زرغہ آیا اور

اُنھون نے ہر طرح اطاعت قبول کی لیکن جرمانہ کے واسطے

کھا کہ ہماری قوم اِسقدر مفلس ہے کہ کسیطرح جرمانہ ادا کرنیکی

طاقت نہین رکھتی تب سرکار نے یہ تجویز کی کہ اگر نقد جرمانہ

نہ دیسکین تو جانور اور قسم ہتیار سے جو داخل کرین گے

جرمانہ مین قبول کیا جائیگا اِس امر پر فی الجملہ یہ لوگ راضی

ہوے۔ اور اپنے لوگون سے صلاح کرنے کے لیے واپس گئے

ایک روز شام کیوقت جنرل نکلسن صاحب مع اشٹاف کے کیا مپ کے نزدیک

پھر رہے تھے۔ ایک افغان پتھر کے نیچے چھپا ہوا بیٹھا تھا جبکہ

جنرل صاحب آہستہ آہستہ چلتے ہوے اوس کے نزدیک پہنچے

تب اوس نے صاحب معزز پر بندوق چلائی۔ اتفاق سے

گولی نہین لگی — وہ افغان بندوق چلاتے ہی فوراً پہاڑ کے

غار مین کو دپڑا مگر اوسکا پھر پتہ نہین ملا — ہیڈکوارٹر کیمپ

جوکہ پہاڑ کی چوٹی پر مقام قایم گلی مین واقع تھا وہان نیچے

مقام اوگھی تک سواے ہمراہی اسکارٹ پچاس چالیس

جوانون کے کوئی شخص تنہا آمد و رفت نہین کرسکتا تھا

ہر دوسرے روز کھانیکا اسباب خچروں پر لاد کر پچاس

جوانوں کی ہمراہی مین اوپر کو روانہ کیا جاتا تھا۔ اور

دوسرے روز خالی خچر پھر جوانوں کی ہمراہ نیچے بھجوائے جاتے تھے۔

اکثر اِن لوگوں پر افغان گولیان چلاتے تھے۔ اور اگر

کوئی آدمی قافلہ سے علیحدہ ہوتا تو اوس کو مار لیتے۔

جنرل چینا صاحب چودھوین تاریخ کو مع تھوڑی فوج کے

طرف کرہون کے روانہ کیے گئے۔ کوئی غنیم اس طرف

مقابل نہین ہوا۔

بلاک مونٹین (یعنی کوہ سیاہ) کے جنوب کیطرف صوبۂ وزیر

واقع ہین۔ جناب مولانا اخوند محمد عبد الغفور صاحب

صوادی قدس اللہ سرہٗ جوکہ مثل آفتاب کے مشہور تھے

تھوڑا عرصہ ہوا کہ حضرت معزز نے دنیا سے پردہ فرمایا۔

اور اون کے صاحبزادے جانشین ہوے۔ جس وقت کہ

انگریزی سرکار نے بلاک مونٹین پر فوج کشی کی او سوقت

تھوڑے لوگ باشندے پلاسی کے (جو کہ اِن لوگون نے

ایام قدیم مین مقام پٹنہ سے آکر یہان بود و باش اختیار

کی ہے اور اِس ملک مین سب وہابی کہلاتے ہین) نزدیک

صاحبزادے صاحب حضرت اخوند صاحب قبلہ کے گئے۔ اور

ایسا عرض کیا کہ انگریزون کی فوج ہمارے ملک کی طرف

آتی ہے پس ہم سب مسلمانون کو لازم ہی کہ انپر جہاد کرین

آپ اور دوسری قومین جو آپکی مرید ہین وہ سب ملکر ہمارے

شریک ہون صاحبزادے صاحب نے بالاتفاق تمام علماکے

یہ بیان فرمایا کہ جہان تک ہم خیال کرتے ہین بالکل جہاد

نہین ہو سکتا۔ اسواسطے کہ یہ ایک معمولی ملکی اور سرحدی

لڑائی ہی۔ اول بنیاد جنگ کی طرف سے خیال کرنا چاہیے

کہ انگریز لوگ یہ لڑائی کیون کرتے ہین۔ وہ لوگ تمہارے مذہبی

امورمین دخل نہین دیتے۔ تمکو بجبر اپنے مذہب مین نہین ملاتے

ہماری مسجدون کو مسمار نہین کرتے۔ ہمارے بزرگون کے آثارون کو
نہین چھیڑتے۔ بلکہ اُنہون نے خاص اسواسطے فوج کشی کی ہے
کہ تم لوگ جو اُن کی سرحد مین جاکر چوری کرتے ہو۔ اور
اون کی چند رعایا کو زبردستی تم لوگ پہاڑون مین لیے آئے
اور چند مہینے ہوے کہ تم نے بلاقصور اون کے دو معزز سردار
اور پچاس آدمیون کو جان سے مارڈالا۔ اب وہ لوگ اپنے سردار
اور آدمیون کے عوض خون بہا مین صرف آٹھہ ہزار روپیہ جرمانہ
چاہتے ہین اور تمسے یہ اقرار مانگتے ہین کہ آیندہ اُنکے ملک مین چوری
نکرنا اور اُنکی رعایا کو جو امن وامان سے ہے نہ ستانا۔ اور تمہارے

پہاڑون مین راستہ بنانا چاہتے ہین تاکہ اگر پھر کبھی تم لوگ
خلاف اقراری کرو تو اون کی فوج تمھاری تنبیہ کے واسطے
باآسانی آسکے۔ اِن سب وجوہات کو دیکھکر ہم یہ کہہ سکتے ہین
کہ تمہاری ہی وحشی قوم کا سراسر قصور رہی اور صاحبان انگریز
جو اپنے دو معزز سرداروں اور پچاس آدمیون بے قصور کے
خون کا قلیل خونبہا مانگتے ہین وہ برسرحق ہین۔ اگر تم لوگ
اِنکے شرایط قبول کرو اور خونبہا دیدو تو وہ لوگ تمسے لڑتے
بھی نہین۔ ابھی واپس ہوجانے پر راضی ہین یہ ایسی لڑائی ہے
جسپر بالکل جہاد کا فتوی نہین ہوسکتا۔ بلکہ سرحدی جھگڑے۔

پامال ہا زمین پر جبکہ لڑائی ہو اور جسمین کسی قسم کا مذہبی تعلق ہو
تب یہ دیکھا جاتا ہی کہ کونسی قوم راستی پر ہے جو راستی پر
حق بجانب اوسکے کہا جاتا ہی۔ صاحبزادہ صاحب نے
جب یہ بیان فرمایا تب وہ وہابی لوگ واپس ہوے۔ اور
اندازاً دوسو آدمیون نے قوم اکازئی سے اون کے شریک ہوکر
دربند کی لڑائی مین لفٹ کالم سے مقابلہ کیا۔ کپتان بیلی
انہین لوگون کے ہاتہ سے مارے گئے۔ جب بلاک ہونٹن
(یعنی کوہ سیاہ) کے باغی لوگون کو برابر سزا ہوگی جو لوگ
بر سر مقابلہ ہوے وہ یا بہاگ گئے یا مارے گئے۔ اور انکے اکثر گاؤن

جلا دیے گئے - آخر کو آکا زئی قوم آکر سرکار کے ساتھہ رجوع
ہوئی تب اونیس ۱۹ تاریخ کو جنرل ملکوین صاحب نے یہ حکم دیا کہ لفٹ کالم
زیر حکم جنرل گالبریٹ صاحب کے دربند پر بندی کیطرف رہے
اور باقی فوج ایک وزنصف پہاڑ اوترکر مقام کرے -
اور دوسرے روز بلاک مونٹین کے نیچے موضع تھنومین مقیم ہوے -
چنانچہ بیس تاریخ کو جنرل صاحب مع اسٹاف وفوج
ہمراہی کے قایم گلی سے روانہ ہوکر سات میل پر - موضع مانگا ونا
مین مقیم ہوے - کیامپ کی جا یہان بالکل خراب تھی سب لوگ نشیب و
فراز مین پہاڑ پر اوترے - اندازا چار ہزار فیٹ ہم لوگ نیچے

اوترے ہون گے اِس کیامت کے سامنے کے بلند پہاڑ جنپر
برف ہمیشہ جمی رہتی ہے غروب آفتاب کے وقت نہایت
خوش وضع معلوم ہوتے تھے آفتاب غروب ہونے کے وقت
پیلی پیلی دہوپ اون سفید پہاڑون کی چوٹیون پر عجیب وغریب
طور کی کیفیت دکھلاتی تھی کہ جسکا کچھہ بیان نہین ہوسکتا۔
سب لوگ گرم پوستین پہنے ہوے اپنے اپنے سامنے آگ
جلاکر کافی پیتے ہوے اُن پہاڑون کو دیکھکر صانع حقیقی
کی صنعت پر اقرار کرتے تھے۔ کہ دنیا کے ہر پردہ پر نئی آب و
ہوا۔ اور ہر ملک کی نئی فضا کہین بلندی ہے کہین پستی۔

کھین میدان مین ویرانہ اور پہاڑون مین بستی ہے

سطح زمین اور ریگستان مین شدت گرمی سے آدمیون کے

مسام سے پسینہ جاری ۔ اور بلند پہاڑون کی

چوٹیون پر رطوبت و برودت سی رات دن برف باری ۔

ہر ملک کا نیا حال ہر سرزمین کی نئی چال ۔ یوروپین

لوگ (سن سٹ اور سن رایز) یعنی غروب آفتاب و

طلوع آفتاب کے تماشے کو بلند مقامات سے دیکھکر بہت

لطف اوٹھاتے ہین ۔ غرض (سن سٹ) غروب

آفتاب بڑے مزے سے سب نے دیکھا جب آفتاب غروب ہو چکا ۔

تب اوس شب کو خوبیٔ قسمت سے ایک اور نیا تماشا دیکھنے میں آیا

یعنی وہ شب چودھوین تاریخ کی تھی ماہتاب بڑی صفائی سے

آسمان پر نمودار ہوا ۔ برف کے سفید سفید پہاڑ

چاندنی کے عکس کے گرنے سے ایسے معلوم ہوتے تھے جیسے قا

دِرِ برتے ید قدرت سے چاندی کے پہاڑ ڈہالکر بڑے بڑے جنگلی سرو

اور بلند درختون مین رکھہ دیے ہون ۔ اطراف مین چھوٹے

چھوٹے ٹیکرون پر متفرق پلٹنین جو اوتری ہوئی تھین

سردی کے سبب سے ہر ایک سپاہی آگ جلا کر سینکتا تھا ۔ یہ

ہزارون جگہہ آگ کی روشنی ایک نیا لطف دکھا رہی تھی ۔

جیسے کہ کسی بڑے باغ کے علٰحدہ علٰحدہ تختوں میں ہزاروں
اور لاکھوں چراغ اور مشعلوں کی روشنی کی گئی ہو مع ضکہ
قریب سات بجے کے چاندنی میں جنرل صاحب مع
اسٹاف کھانا کھانے کے لیے مثل معمول کے زمین پر
سامنے آگ جلا کر بیٹھ گئے کسینی رکابی اپنے زانو پر
رکھ لی۔ کسی نے ایک پتھر سامنے رکھکر اوس سے میز کا کام لیا
اس شب کو چاندنی میں کھانا کھانے نے بڑا مزہ دیا۔ بعد طعام
کھانے کے سب لوگ دیر تک ادہر اودہر کی باتیں کرتے رہے
اور ساڑھے نو بجے اپنے اپنے بچھونوں پر سونے کیلیے چلے گئے۔

مجھکو اِس شب کی چاندنی اور برف کے پہاڑونکی

کیفیت نہایت بھلی معلوم ہوئی۔ اوسوقت تو مین بھی

سو گیا لیکن شب کو جب آنکھ کھلی تو سرہانے سے

گھڑیال لیکر چاند کی روشنی مین دیکھا تو اوس وقت تین

بجے تھے۔ بے اختیار دل نے چاہا پھر چاندنی کی بہار

دیکھنا چاہیئے۔ پوستین پہنے ہوئے تو سو ہی رہا تھا۔

فلالین کے گلوبند سے کانون کو لپیٹ کر ٹہلنے لگا۔

سب فوج کے لوگ اپنے اپنے مقامات پر سو رہے تھے

سنتری کہین کہین کھڑے ہوئے نظر آتے تھے قریب

چار بجے کے بعد تماشے کے پہر مین بستر پر لیٹ گیا۔

پانچ بجے رجمٹون مین تیاری کی ترم بجنے لگی ۔ ہر ایک

شخص نے چاء اور کافی کا تقاضا شروع کیا ساڑہے پانچ

بجے جنرل صاحب تیار ہو کر مع اسٹاف کے روانہ ہوے

اور اندازا پانچ گھنٹے مین مقام تہند کو پہنچے ۔ یہ مقام

دامن کوہ مین واقع ہے ۔ آج پانچہزار فیٹ کے قریب نیچے

اوترے ہون گے غرض کہ دو روز مین پہاڑ کی

چوٹی سے نیچے اوترے ۔ یہان نہ وہ سردی ہے

نہ وہ برف ۔ بلکہ دوپہر کو اچھی گرمی جیسی کہ ماہ اکتوبر مین

حیدرآباد مین رہتی ہے وہی کیفیت تھی۔ اور
شب کو فی الجملہ سردی رہی نہ اسقدر جو کچھہ
بیان کیا جاوے۔ مقام پراری جس جگھہ کہ محافظو
کچھہ لوگ تھے یہان سے قریب تہا لہذا جنرل صاحب
سب کمانڈنگ افسرون کو اپنے ہمراہ لیکر بائیس تاریخ کو
پراری کے بڑے پہاڑ پر گئے۔ اور سب کو
اون کے کامون سے مطلع کیا کہ کونسی رجمنٹ
کونسی طرف سے بڑھائی جاوے گی۔ اور کس کس
مقام پر توپین رہین گی۔ بعد ازان پراری کے

باشندون اور مخالفون کو اطلاع دی گئی کہ اگر آج

شام تک تم سب لوگ آکر سرکار مین رجوع نہوے تو

کل صبح کو تمہارے مقابلہ کے واسطے فوج آوے گی

اور تمھارے گاؤن جلا دیے جاوین گے۔ اور سب

زراعت تاراج کردی جاوے گی۔ غرض کہ دوسرے روز

کوئی شخص اس جماعت کا نہین آیا پھر جنرل صاحب نے

ایک روز اور تامل کیا۔ اور پیام بھیجا کہ آج بھی

اگر تم لوگ آجاؤ گے تو بہتر ہے لیکن اون لوگون مین سے

کوئی شخص نہین آیا۔ اپنی عورتون اور بچون کو تو اول سے

اونھون نے انڈس ندی کے اوس طرف بھجوا دیا تھا۔
اور سب لوگ قسم اناج سے جو کچھ پہر گاؤن مین تھا
اوس کو زیرزمین دفن کرکے خود پہاڑ کی چوٹی پر جا بیٹھے تھے
جب کہ متواتر تاکید پر بھی یہ لوگ سرکار انگریزی سے
رجوع نہین ہوے۔ تب تیسوین تاریخ کو جنرل مکوین صاحب نے
آرڈر تحریر کیا کہ باوجود متواتر اطلاع دینے کے
پہاری کے باشندون نے آکر اطاعت قبول نہین کی
لہذا جنرل چمنیا صاحب مع دو کمپنی ہالیڈر۔ دو کمپنی فیوزلیر
دو کمپنی گورکھا پلٹن۔ دو کمپنی چوبیسوین سکھ پلٹن و سو

جوان خیبری پلٹن کے لیکر صبح کے سات بجے طرف

پراری کے روانہ ہون۔ قبرستان ۔ مسجد ۔ دیول

وغیرہ کو بالکل ہاتھ نہ لگاوین باقی مکانات اور

گاؤن و گھاس و غیرہ زراعت جسقدر رہو جلادی جاوے

خیبری پلٹن کے لوگ پہاڑون پر چڑہنے مین بڑے مضبوط ہین

یہ پلٹن ہمیشہ درہ خیبر مین رہتی ہے ۔ اور اوس مین

سب آفریدی قوم کے افغان باشندے خیبر کے

ملازم ہین ۔ جب کبھی سرکار کو خیبر کے علاقہ مین کچھ ضرورت

پڑتی ہے تو یہ لوگ کام آتے ہین ۔ میجر محمد اسلم خان ا

کمانڈنگ ہین یہ میجر صاحب خاندان شاہان کابل سے
ہین ۔ چونکہ بلاک مونٹین مین سوائے پہاڑون اور نشیب
و فراز کے میدان کا کہین نام و نشان بھی نظر
نہین آتا تھا ۔ لہذا ان خیبری لوگون کو ہمیشہ
دوسری فوج کے سامنے رکھتے تھے ۔ اور جب
کسی گاؤن کا جلانا یا کسی مقام کو ہاتھہ مین لانا منظور
ہوتا تو خیبری پلٹن کے لوگ آگے بھیجے جاتے تھے
جب جنرل صاحب نے پراری کی جانب فوج کے
بھیجنے کے واسطے حکم دیا تب کپتان چارلی برن صاحب

اور راقم خیبری پلٹن کے ساتھ۔

چھ بجے صبح کے روانہ ہوئے۔ پہاڑون مین چڑھنے
اوترنے گیارہ گھنٹے بج گئے۔ جس پہاڑ کی چوٹی پر موضع
پراری واقع تھا اوس کے دامن مین پہنچے۔ جنرل
چینیا صاحب نے حکم دیا کہ خیبری پلٹن کے سو جوان
پہاڑ پر جاوین اور پچاس جوان سیدہی طرف اور پچاس
جوان بائین طرف سے پہاڑ پر چڑہین مینے اور چارلس
صاحب نے سنٹر یارٹی کے ساتھ پہاڑ پر چڑہنا شروع کیا
جب ہم پراری گاؤن کے قریب پہنچے تب اوپر سے

افغانون نے گولیان چلانا شروع کیا۔ خیبری پلٹن

والے جوان بھی اون پر فیر کرتے ہوے آگے بڑہے

جب ہم نزدیک پہنچے تب وہ لوگ پسپا ہوے اور

ایک بلندی پر کنجان درختون مین چھپکر فیر کرنے لگے

سیدہی طرف سے پہاڑ کے جب پچاس جوان خیبری

پلٹن کے اون کے قریب پہنچے تب اوس جگہہ کو بھی۔

چھوڑکر سب افغان فرار ہوے۔ قریب سو آدمی کے

اس جگہہ جمع تھے۔ پانچ چھہ آدمی اون کے زخمی ہوے

اور شاید جو مارے گئے پتھرون اور جھاڑون مین گر گئے

کے باعث سے اون کا پتہ نہین ملا۔ ایک بجے اِس مقام پر
فوج کا قبضہ ہوگیا ۔ خیبری لوگون نے سب گاؤن کو
آگ لگادی ۔ فرنٹ پارٹی مین خیبری پلٹن کے
ہمراہ فقط ہم دو افسر تھے ۔ اور سب فوج مع جنرل صاحب کے
ہم سے اندازاً چار میل پرنیچے پہاڑ کے دامن کوہ مین
کھڑی تھی ۔ جب خیبری لوگ گاؤن کے آگ لگانے مین
مشغول ہوے تب کپتان چارلی برن صاحب اور راقم
جو کچھہ کہ بسکٹ وغیرہ ہاورساک مین موجود تھے کھاکر
نیچے اوترنے کو تیار ہوے ۔ کیا نیچے سے اِس بلند پہاڑ پر

ہم لوگ چھ گھنٹے مین پہنچے تھے ۔ اور اب پھر وہی
راستہ چھ گھنٹے کا پہاڑ سے اوترنے کو ہمارے سامنے تھا
چونکہ پہاڑ سے اوترنا بہ نسبت چڑھنے کے آسان
ہوتا ہے لہذا ساڑھے چار گھنٹے مین ہم دونون معہ
خیبری پلٹن کے کیامپ کو پہنچے قریب نصف پہاڑ کے
جب ہم اوترے ہون گے کہ میرا پاؤن ایک کنارہ پہ
نرم زمین پر پڑا جس سے وہ حصہ علیحدہ ہوگیا اور میرا پاؤن
اوپر سے پھسل گیا ۔ حسن اتفاق سے وہ مقام نیچے
بہت گہرا نہیں تھا اندازاً سات آٹھ فیٹ ہوگا ۔ اِس جگہ

گرنے سے میرے بائین پاؤن مین کچھہ ضرب آئی جس سے

کیامپ کو جانا اور راستہ چلنا مجھے دشوار رہا جن

مکانات کو آگ لگائی گئی تھی جب ہم اون کے قریب سے

گذرے تو ایک مکان کی دیوار مین دو تین چھوٹے چھوٹے

سوراخ تھے اوس مین شہد کی مکھیان نکل رہی تھین۔

ایک خیبری جوان یہ دیکھتے ہی دوڑا۔ اور دروازہ

توڑکر اندر گیا۔ اور شہد نکالنے مین مشغول ہوا مینے وہان کے

دو آدمیون سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ اِس ملک کے

لوگ اپنے گھرون مین شہد کی مکھیان پالتے ہین باہر کی

دیوار مین چند سوراخ کردیتے ہین اور اندر ایک بڑا گھڑا

اون سوراخون کے نزدیک رکھدیتے ہین شہد کی مکھیان

اوس دیوار کے سوراخون مین سے اندر باہر جاتی ہین

اور گھڑون مین اپنے گھر بنا کر شہد جمع کرتی ہین یہ لوگ

جب دیکھتے ہین کہ شہد خوب جمع ہوگیا تب اوس مین

ایک سوراخ کر دیتے ہین جس سے سب شہد گھڑے مین

گر جاتا ہے اور اس گھڑے کے نیچے ایک اور سوراخ

ہوتا ہے جسکے ذریعہ سے دوسرے برتن مین شہد

نکال لیتے ہین۔ اور مکھیان اول کے گھڑے مین بحال خود

جمع رہتی ہین ۔ اِسیطرح اکثر مکانات مین اسی شہد کے
کارخانجات ہین اور یہ عجیب بات ہے کہ ایک مکان کی مکھی
دوسرے مکان مین نہین جاتی ۔ موسم پر یہ شہد بڑے
گاؤن مین یہ لوگ لیجاکر خوب پیسا پیدا کرتے ہین ۔ گویا
اِن لوگون کی یہ ایک قسم کی تجارت ہے ۔ قوم اکارنی کا
ایک ملک جسکو اپنے یہان پٹیل کہتے ہین مجھسے بیان
کرتا تھا کہ جب انگریزی فوج نے بلاک مونٹین مین گاؤن جلائے
گاؤن والون کے اسباب کا کسیطرح زیادہ نقصان نہین ہوا
کیونکہ قسم اوڑہنے بچھونے سے جو کچھ تھا وہ تو بال بچون کے ساتھ

انھون نے اول ہی انڈس ندی کے پار بھجوا دیا تھا
اور غلہ وغیرہ زمین مین دفن کر دیا تھا۔ البتہ چوب کی
قسم سے مثل چارپائیان چوکیان کچھ جلادی گئین لیکن
شہد کی مکھیون کا ایک مقام سے دوسرے مقام پر
منتقل کرنا امر دشوار تھا اس سبب سے وہ بحال خود رہین
اور اکثر آگ سے جل گئین۔ اور جسقدر زندہ باقی رہین
وہ ایسی منتشر ہو گئین کہ جنکا سالہا سال مین جمع کرنا
دشوار رہوگا۔ البتہ یہ ایک نقصان کٹیرون لوگونکا ہوا
۲۵ تاریخ وقت نہ بجے صبحکے سر فرڈرک رابرٹ صاحب

کمانڈران چیف انڈیہ مع اپنے اسٹاف جنرل الیس صاحب
اسسٹنٹ اجیٹن جنرل۔ کرنیل پول صاحب ملٹری سکریٹری ڈاکٹر
ٹیلر صاحب کپتان رالنس ایڈی کان کیانپ مین داخل ہوے
جنرل مکوین صاحب مع اسٹاف کے دو میل تک
بہادر معسکر کی مشایعت کے واسطے گئے۔ اول
سر فرڈرک رابرٹ صاحب نے ہر ایک رجمنٹ کے
کیانپ مین جاکر فوج کا ملاحظہ کیا۔ بعد ازان بر فسٹ
کہا کر فسٹ کالم کے ملاحظہ کو جو کہ مقام میدان مین مقیم تھا۔
روانہ ہوے میدان ایک چھوٹا سا گاؤن شمال کی طرف

ہمارے کیانپ سے پانچ میل پر واقع تھا جب قریب
اِس کیانپ کے پہنچے جنرل چینا صاحب پیشوائی کے لیے
آئے۔ اور کمانڈران چیف صاحب کو لے گئے
وہان کی کل فوج کا ملاحظہ کیا گیا۔ بعدازان قریب
چھ بجے کے ہیڈکوارٹر کیانپ کو واپس آئے۔
شب کو کمانڈران چیف صاحب مع اپنے ہمراہیوں کے
اور افسران فوج کے بغیر ڈیرے اور راوٹی کے
میدان مین ایک چادر (واٹر پروف) کی بچھاکر
سوئے۔

اور ۲۶ تاریخ وقت صبح کے اُوکھی کو روانہ ہوے۔ چونکہ لڑائی

کا کام اب کچھ باقی نہین رہا تھا۔ اور گورنمنٹ کا خاص

یہ ارادہ تھا کہ جب تک سب پولٹیکل معاملات طے نہو جاوین

تب تک فوج اوسیطرف رکھی جاوے۔ اکثر

قومون نے جرمانہ لاکر داخل کیا۔ اور بعض لوگ

رقم داخل کرنے کے واسطے روپیہ کے جمع کرنے مین

کوشش کر رہے تھے۔ جو لوگ کہ نقد رقم نہ دے سکے

اونھون نے بعوض رقم جرمانہ کے جانور مثل بیل

بھینس بکریان داخل کیے بعض لوگون نے قسم ہتیار سے

قیمت مقرر کرکے جرمانہ مین دیدیے۔ انگریزی سرکار کی

باقبال فوج کا ایسا رعب اون لوگون کے دلون پر غالب ہوا

کہ سبکے دلون سے ارادہ مقابلہ کرنیکا نیست و نابود ہوگیا۔

اب اِس قوم کو جرءت وہمت اور بہادری و بلند خیالی

فوج شاہی کی معلوم ہوئی کہ یہ فوج ظفر موج ہر جگہ بلندی

و پستی پہاڑ اور جنگل مین جاسکتی ہے۔ اور ہر قسم کے موسم

سرد و گرم و برف و باران کی برداشت کرسکتی ہے

۲ افسران فوج اِس سرکار ابد پائدار کے محنت و جفاکشی

مین اپنے آپ نظیر ہین صلاح و امن کے وقت مین جنگ ہر

راحت و آرام سے اوقات گذارتے ہین لیکن اپنی

معمولی محنت جسمانی مین فرق نہین کرتے کوئی

لان ٹنیس کہیل لیتا ہی کوئی کرکٹ کی بازی مین دل لگاتا ہے

کوئی پولو چوگان بازی کی مشق سے دل بہلاتا ہی۔

کوئی راکٹ کوٹ مین گہنٹہ دو گہنٹہ محنت کرلیتا ہی کوئی

شام صبح مین چار پانچ میل پہر آتا ہی۔ شیر وغیرہ کا

شکار جو تہوڑا سا جنگ کا نمونہ ہی۔ اور اوسمین سوائے

جسمانی مشق کے اور بہت سے فوائد مضمر ہین بعض لوگ

اوس سے طبیعت کو بہلاتے ہین۔ غرض کہ تعلیم یافتہ لوگ

ہمیشہ اپنے کو محنت و جفاکشی کا عادی رکھتے ہین جب

کام پڑجاتا ہی تب کسی قسم کی محنت کو وہ نہین مانتے

تاریخون سے ثابت ہی کہ سلاطین با سلف اپنے کو ہمیشہ

سخت محنت اور جفاکشی کا عادی رکھتے تھے ۔

نقل ہے کہ نادر شاہ نے جب ملک جنوبی ایران کے

فتح کرنے کا ارادہ کیا۔ اون روزونمین گرمی کی نہایت

شدت تھی اور نادر شاہ چند روز پیشتر تپ محرقہ سے

بیمار بھی ہوگیا تھا حکیمون نے رائے دی کہ عام مزارعین

جو رات دن باہر رہتے ہین وہ لوگ بھی اِس موسم کے

بادسموم کی برداشت نہین کرسکتے بادشاہ اور فوج کو

اِس موسم مین ارادہ جنگ کرنا خلاف مصلحت ہے

نادر نے کچھہ خیال نکیا اور فوج کو کوچ کا حکم دیا۔ اول روز

جب لشکر نے باہر مقام کیا آفتاب عالمتاب بڑے

زور شور سے نمودار ہوا۔ گرمی کی شدت سے سب افسران لشکر

اپنے اپنے خیمون مین جاگزین ہوئے۔ فوج کے لوگ

بھی جھاڑی اور پتھرون مین اپنے منہ چھپانے لگے

نادر نے جب یہ حال دیکھا خیمۂ شاہی سے نکلکر دہوپ مین

ٹہلنا شروع کیا۔ سردارون نے جبکہ بادشاہ کو

دہوپ مین ٹہلتے دیکہا سب اپنے اپنے خیمون سے

باہر نکل آئے سپاہیون نے جب افسرون کو دہوپ مین

کہڑا دیکہا سب اپنے اپنے مقامات پر جمع ہو گئے۔

بہر حال وہ دن گذر گیا۔ دوسرے دن پہر فوج نے کوچ کیا اور

چند روز مین سب فوج گرمی کی عادی ہو گئی۔

شمالی حصۂ ملک ایران مین ایک صوبہ برسر بغاوت تھا۔

نادر نے ادہر فوج کشی کی۔ وہ موسم برف کا تہا جبکہ

فوج روانہ ہوئی برف برسنی شروع ہوئی سات دن

کامل برف برستی رہی۔ نادر نے بجائے آرام

نہین لیا شبانہ روز کوچ کرتا چلا گیا ساتوین روز سردی کی

بہت شدت ہوئی نادرشاہ اپنے معمولی لباس مین

گھوڑے پر چلا جاتا تھا سب افسران فوج و مصاحبین اسکے آگے

پیچھے تھے۔ ایک امیرزادہ نے جسپر کہ نادرشاہ کی

کمال نظر مہربانی تھی خیال کیا کہ بادشاہ نے باوجود اس

سخت برف باری اور سردی کے پوستین وغیرہ

کچھ نہین پہنا اوسنی ایک گرم شتری چغہ لیکر اپنے ہاتھ سے

بادشاہ کی پشت پر ڈالدیا نادرشاہ نے پلٹ کر دیکھا۔ اور یہ

حکم دیا کہ اس امیرزادہ کا سیدھا ہات کاٹ ڈالین غرض کہ حکم کی

فوراً تعمیل ہوئی اوسوقت کسی کو جرأت نتھی کہ کچھ کہہ سکے لیکن

جب لڑائی ختم ہوئی اور شاہی فوج نے فتح پائی بادشاہ کو شب

مع مصاحبین جشن بادہ نوشی مین مشغول تھا اوسوقت ایک مصاحب نے

دست بستہ عرض کیا کہ گستاخی معاف اوس امیرزادہ کا کیا قصور تھا

جو حضور نے اوسکا ہاتھ کاٹنے کے واسطے حکم صادر فرمایا۔

بادشاہ نے یہ بیان کیا کہ شدت سرما و برف باری سے میری فوج کا

حال سخت تباہ تھا لیکن جب وہ مجھے معمولی لباس مین چلتا دیکھتے

تھے تو فقط میری خاص ہمت پر سب چلی جا رہی تھی۔ اگر مین

گرم جبہ پہنتا تو میری فوج کے سپاہی سارا دن ٹھنڈے ٹھنڈے ہوجاتے

جا کر چھپتے - اور پھر مجھکو خود کیا منع رہتا جو مین
اونکو اِس کام سے منع کرتا - میری رفتار کو دیکھکر
میری فوج رفتار کرتی ہے - میری تلوار کو دیکھکر
میرے لشکر کی تلوار چلتی ہے ۔ عروس مملکت
آن در کنار گیرد تنگ ؛ کہ بوسہ برلب شمشیر آبدار زند
حاصل کلام یہ ہی کہ افسران جنگی کے حالات اور عاداتکا
فوج پر بڑا اثر پڑتا ہے -

کمانڈران چیف مختار وسپہ سالار کل افواج ہندوستان کے جنگی لارڈ
کہلاتے ہین - یہ ممکن تھا کہ بلاک مونٹین مین -

ایک اچھے خیمہ مین آرام سے سوتے۔ اور بہت کچھ
اسباب آسایش کے اپنے لیے بہم پہنچاتے لیکن
اِنکا اِس موقع پر خاص یہ منشا تھا کہ ہر ایک فوجی
سپاہی کو بتلاوین اور اونکو یہ امر ثابت کرا دین
کہ ہر چند مین درجہ مین کمانڈران چیف انڈیہ ہون لیکن
وقت پر محنت و جفاکشی مین بالکل تمہارا شریک حال ہون
کیاتب مین سر فرڈرک رابرٹ صاحب کے بستر کی۔
واٹر پروف شیٹ اور سپاہیون سے بڑی تہی
مثل اورون کے تھوڑا سا پرال کا گھانس کمانڈر انچیف

صاحب کے بستر کے نیچے بچھا دیا گیا تھا۔ اس

بہادر نامدار نے مع اسٹاف مثل تمام فوج کے ایسے

استراحت فرمائی۔

جنرل بکوین صاحب کمانڈنگ (بلاک مونٹین اکسپدیشن) نے شروع سے

آخر تک پوری پوری سپاہ گری کی داد دی۔ اور گذران

روزمرہ اور اوٹھنے بیٹھنے مین ایک بڑا ادنےٰ سپاہی پر

اپنے کو ترجیح نہین دی۔ بے شبہ جب سپاہی لوگ

اپنے بڑے جنرل کو اپنا شریک حال دیکھتے ہین اور

سب افسرون کی گذران اپنے موافق پاتے ہین تب

کیسا ہی مشکل کام اون کے سامنے آوے اوسکو باسانی

انجام دیتے ہین۔ بلاک مونٹین کی لڑائی مین پہاڑی

لوگون کو سرکاری مونٹیڈ باٹری یعنے خچرونکا توپخانہ

دیکھکر بہت تعجب ہوا ظاہر ہے کہ جن پہاڑونپر آدمی مشکل سے

جاسکے وہانپر توپخانہ کا جانا کیونکر قیاس مین آسکتا ہی۔ لیکن

جس جگہہ پر سرکاری فوج گئی خچرونکا توپخانہ بھی وہان ساتھ

رہا۔ ساپر اند مینار اور پاینر مع ہتیار راستہ بنانے کے واسطے

ہمیشہ اِن توپخانونکے ہمراہ رہتے تھے۔ اور اِسی جلدی

اور چالاکی سے بعض مقامات کو جہان کہ خچرونکا چڑھنا

دشوار تھا درست کر دیتے تھے کہ توپخانہ کے خچر باسانی
چلے جاتے تھے — دراصل خچروں سے زیادہ کوئی
جانور پہاڑوں میں چلنے کے لیے کارآمد نہیں ہے — یہ
توپیں دو اقسام پر ہیں بعض توپیں دو ٹکڑوں میں تقسیم ہیں ایک ایک
ٹکڑا ایک ایک خچر پر چلتا ہے اور وقت فیر کرنے کے دونوں
ٹکڑوں کو ملحق کر کے پیچ دینے سے وہ یک جسم ہو جاتے ہیں —
اور بعض توپیں فقط ایک حصہ میں مثل معمولی چھوٹی توپوں کے
ہیں — اور ایک خچر اوسکو بخوبی لیجاتا ہے دوسرے خچر پر دونوں
پہیے اور تیسرے پر درمیان کا حصہ کہ جسپر توپ رکھی جاتی ہے

ایک حصہ کی توپ تین خچرونپر۔ اور دو حصہ کی توپ چار

خچرونپر رکھی جاتی ہے جس راہ سے پراری کے پہاڑونپر

توپخانہ خچرونکا گیا تھا دو تین دن کے بعد ایک روز صبح کو

مین مع ایک دوست کے اوسطرف سے گذرا پہاڑ کے

نیچے کا راستہ اور بلندی پہاڑ کی اور نشیب و فراز اور

جھاڑیکو دیکھکر یہ کبھی یقین نہین آتا تھا کہ توپ کو لیکر خچر اِس راہ سے اوپر ہو گئے ہونگے

غفار خان قلعدار ٹھنڈ آنے جکے روز کیا نب مین

آیا اور جو جرمانہ اوسکے واسطے مقرر کیا گیا تھا اوسنے

وہ داخل کیا۔ غرض کہ آیندہ کو جنگ کی کچھہ امید باقی نہین رہی۔

چھبیس تاریخ ماہ اکتوبر کو مین جنرل مکوین صاحب اور
سب افسران اسٹاف سے رخصت ہو کر ہمراہ سرفرڈرک رابرٹ
کمانڈران چیف صاحب کے طرف اوگھی کے روانہ ہوا
ہمراہ بہادر معزر کے لیڈی رابرٹ بھی تشریف لائین۔
لیڈی رابرٹ مع مس مکوین کے اوگھی مین سولجرز ہسپتال
(یعنی سپاہیون کا دارالشفاء) دیکھنے کے لیے تشریف لیگئین
وقت جنگ کے جو لوگ زخمی ہوتے تھے۔ اِس مقام مین
واسطے معالجہ کے روانہ کیے جاتے تھے۔ اور یہ ہسپتال
خاص کر لیڈی رابرٹ ہی نے قایم کیا ہے۔ ولایت سے

لیڈی نرسس یعنی میم لوگ بیمارون کی تیمارداری کرنے
واسطے طلب کی گئی ہین۔ چنانچہ لیڈی نرس جنک
بلاک مونٹین مین حاضر تھین۔ تین مقام اوکھی مین اور
تین روز کالم کے ساتھہ یہ میم لوگ خاص کر یورپین ہی
لوگون کی تیمارداری کرتی ہین جب لیڈی رابرٹ سولجرز
ہسپتال مین تشریف لائین اون زخمی لوگونمین بعض ایسے
لوگ تھے کہ جنکے زخمون سے گولیان نکالی گئی تھین اور
وہ گولیان اون لوگون نے بہت فخر کے ساتھہ لیڈی
رابرٹ کو دکھلائین ایک شخص کی پسلی مین گولی لگ کر

پشت کی طرف سے پار ہو گئی تھی۔ لیڈی رابرٹ نے

اوس شخص سے پوچھا کہ تمہارے گولی کہان لگی ہے۔

اوس نے بڑی حسرت کے سات جواب دیا کہ لیڈی صاحبہ

مین افسوس کرتا ہون کہ جس گولی نے مجھے زخمی کیا

مین اوسکو بتلا نہین سکتا کیونکہ وہ گولی میرے سینہ مین

سیدہے پہلو کیطرف لگ کر پار ہو گئی۔ یہ کلام اوس

جوان کا لیڈی رابرٹ صاحب نے سنکر بڑی دانشمندی سے

اوس کی تشفی فرمائی کہ تمکو گولی کے موجود نہونے سے

ملول ہونا نچاہیے اسواسطے کہ تمھارے جسم سے

گولی کا پار ہو جانا خاص اِس امر کی دلیل ہے کہ تم

عین مقابلہ مین بہت قریب سے زخمی ہوے۔ اور

دشمن تمہارا ایسا نزدیک تھا جو گولی اوسکی تمہارے

جسم سے پار نکل گئی ۔ فی الحقیقت یہ امر تمہارے لیے

باعث فخر کا ہے نہ ملول ہونیکا ۔

جبکہ کمانڈران چیف صاحب نے مختلف مقامات کی فوجکا

ملاحظہ فرما کر اوکھی سے دربند جانے کے لیے ارادہ فرمایا۔ تب

مین بہادر مُغر سے رخصت ہوا۔ اور یہ ارادہ کیا

کہ سیدھا خاکی کو پہنچکر میل تانگہ مین او سپر و ز سوار ہو کر آبٹاباد مین

پہنچون جب قریب دس بجے کے مین مقام خاکی مین داخل ہوا

وہان مسٹر وِلش صاحب سے (جو کارخانہ براری کے

سپرنٹنڈنٹ تھے اور شراب فوج مین اِن صاحب

معز کی معرفت بہیجی جاتی تھی) ملاقات ہوئی مینے

اون سے پوچھا کہ یہ ندی جو سامنے نظر آتی ہے اوسکے

اطراف کے کھیت اور سرخ گھانس وغیرہ مین یقین ہے

کہ اسنیپ ضرور ہون گے ـــ اونھون نے کہا کہ یہان

کوئی شکار نہین کرتا البتہ اِسنیپ اور ٹیل ادہر بہت ہین

اوسوقت تانگہ تیار ہونے مین کچھ عرصہ تھا مینے بندوق لیکر

دہنمڑی کی طرف جانیکو ارادہ کیا مسٹر ولسن صاحب بھی

میرے ہمراہ ہوے ہمکو ندی کے پار جانا تھا یہ ندی

شمالی برف کے پہاڑون مین بہتی تھی ۔ جب ندی مین

ہمنے پاؤن ڈالے پانی اسقدر ٹھنڈا تھا کہ اول تو کچھہ دیری

محسوس ہوئی اور بعد ازان گھٹنے کے اوپر جہانتک کہ

پانی تھا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہانسے ہمارے پاؤن

قابو مین نہین ہین ۔ ندی سے گذرنے کے بعد تھوڑی

دیر مین ہمین تین جوڑا دل سنیپ کے ملے مسٹر ولسن نے کہا

کہ تمکو یاد رکھنا چاہیے کہ سن ۱۸۶۹ع کے آغاز موسم کا اول اتنے سنیپ

پنجریکو رکھدین جب یہ چکور آواز دیتی ہے تو اوس

نزدیکی کی سب چکورین پکارتی ہین - تب معلوم

ہوجاتا ہے کہ وہ فلان فلان جاے پر ہین - پس

آسانی سے شکار ممکن ہے - غرض کہ ہمنے گاؤن سے

ایک شکاری کو جسکے پاس پالی ہوئی چکور تھی بلوایا -

اور دس بارہ گاؤن والے ہمراہ لیکر پہاڑ کی طرف گیے

اوس گاؤن کے شکاری نے اول ہمکو دور ٹھہرایا

اور آپ پہاڑ مین گیا - اور اوس پالی ہوئی چکور کو بلوایا

اوسکی بولی پر جنگلی چکورین جہان جہان تھین آواز

دینے لگین - تب اوس نے معلوم کرلیا کہ کس کس
مقامات پر یہ جانور ہین - پھر اوس شکاری نے مجھے
اور ولش صاحب کو ایک چھوٹی پہاڑی پر کھڑا کیا -
اور خود چند آدمی لیکر ہماری طرف آیا - اور چکورونکو
ہماری طرف اوڑایا - چار چکور ہمنے شکار کیے -
سر شام ہم اپنے مقام کو واپس آئے - ولش صاحب نے
ایک راوٹی میرے لیے لگادی شب کو اونھون نے کھانا کھلایا -
یہ اول دفعہ تھی جو بعد ایک مہینے کے کرسی بیٹھکر ہمکو
کھانا کھانیکا اتفاق ہوا - اور چاے مین دودھ بھی ہمان میسر آیا -

سے تمنے علاقہ بلاک مونٹین مین شکار کیا۔ اثنائے

گفتگو مین مینے اون سے دریافت کیا کہ

یہان کچھ اور شکار بھی ہے۔ اونھون نے

کہا کہ سامنے جو پہاڑ نظر آتے ہین اون مین چکور

بہت ہین چونکہ مینے چکور کا کبھی شکار نہین کیا تھا۔

یہ ارادہ کیا کہ شام تک یہان شکار کھیلنا۔ اور

صبحکو ایبٹاباد کو جانا لیکن یہ مشکل تھی کہ تانگہ کے

واسطے دوسرے دن بارہ بجے تک انتظار کرنا پڑتا تھا۔

اِس اثنا مین کرنل واٹرفیلڈ صاحب کمشنر پشاور وہانپر آگئے

اور یہ حال سنکر کھا کہ میرا یہان سے تین میل پر ہے
مین وہان مسافر بنگلہ مین آج شب کو رہ کر صبحکو
آپٹا باد کو جاؤنگا ۔ اگر آپ یہان آج شکار
کر کے علی الصباح میرے پاس آجاؤ تو مین اپنی
بگھی مین آپ کو لیجاؤنگا ۔ یہ انتظام بالکل میرے
نسب دلخواہ تھا اون کا شکریہ کر کے مینے یہ امر
قبول کیا ۔ ولش صاحب نے کھا کہ چکور کے شکار کا
عمدہ بندوبست یہ ہے کہ ایک پالی ہوئی چکور
ہمراہ رکھی جاوے ۔ اور پہاڑون مین جا کر اوسکے

غرض کہ دوسرے روز صبح کے پانچ بجے بین خاگی سے
روانہ ہوکر قریب آٹھ بجے کے مندیرا کو پہنچا۔
کرنیل واٹرفیلڈ صاحب میرے منتظر ہی تھے۔
وہان سے ہم دونون روانہ ہوئے۔ اور
گیارہ بجے آیاٹاباد مین پہنچے۔ مس ہوس مین
برکفسٹ کھانے کے بعد مین مس ملوین سے
ملنے کے واسطے گیا۔ کپتان بیلی۔ اور کرنیل
کروک شانک کے مارے جانیکا وہ بہت افسوس
کرتی رہین۔ یہ دونون صاحب اِن کے بہت بڑے

دوست تھے ۔ بلکہ جب مسِس کوین نے کرنیل
کرو کرشانک کے زخمی ہونے کا حال سنا تھا
تب آپنے مکان مین ایک کوٹھری خالی کرا کر
منتظر تہین کہ جسوقت وہ جنگ سے واپس بھیجے
جاوینگے تب کرنیل صاحب معہ کو اپنے ہی
پاس رکھکران کی بیمارداری کرینگی ۔ آپ اٹاباد سے
تیسرے دن مین ابنالہ مین پہنچا ۔ یہان پر مجھے
دو روز تک مقام کرنا پڑا ۔ کیون کہ میرا اسامان جو
شملہ مین تھا اوس کے پہنچنے مین عرصہ ہوا ۔

انبالہ سے روانہ ہوکر تاریخ ۴ ماہ ربیع الاول سنہ ۱۳۰۹ھ

مطابق ۸ نومبر سنہ ۱۸۹۱ عیسوی کو حیدرآباد میں داخل ہوا۔ فقط

تمام شدہ

در دار الطبع سرکار عالی باہتمام میرزا زین العابدین

شیرازی بزیور طبع آراستہ گردید

صحت نامہ بلاک مونٹین ایکسپڈیشن

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶	۹	ہوئی	ہوتی
۸	۳	رسرکاری	سرکاری
۱۳	۸	گرین صاحب	گرین صاحب
۲۶	۶	اوگرڈی بلی	اوگرڈی ہیلی
۲۷	۷	برگنڈ	برگیڈ
۳۰	۱	رائل آرش	رائل آیریش
۳۵	۸	بگالی	نکالی
۳۶	۷	رائل	رائل
۴۰	۶	بعد	+
۴۵	۵	چہاونین	چہاونیین

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۶	۵	اکر	اکثر
۴۸	۷	گی	کی
۵۰	۳	زحمی	زخمی
۵۴	۹	گہنڈ	کہنڈ
۵۵	۱	سبہوکو	سبہونکو
۵۸	۲	پاس	پار
۶۱	۱	بہیین	بہنیین
۶۴	۶	اوسب	اورسب
؍؍	۸	جاتہا	جاتاتہا
۶۶	۲	گریگی	گریگی
۶۸	۹	ٹیلگراف	ٹیلگراف

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۹	۳	اسسٹنٹ	+
۸۰	۴	افغانوکی	افغانونکی
۸۱	۱	۰	گیا
۸۲	۱۰	ساتہہ ہزار	آٹہہ ہزار
۹۱	۵	تہبند	تہبنڈ
۹۴	۷	پلٹیتن	پلٹنین
۹۵	۲	عرضکہ	غرضکہ
؍؍	۷	من	مین
۱۰۰	۹	کمیئنی	کمپنی
۱۰۲	۶	حلانا	جلانا
۱۰۳	۲	چڑہنے	چڑہتے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۰۴	۶	پہنچے	پہنچے
۱۰۶	۷	زمین پر	زمین کے
۲۸	۲	جنک	جنگ
۱۳۱	۲	براری	پراری
״	۱	لکین	لگاین
۱۳۵	۷	نہلایا	ٹہلایا
۱۳۷	۶	برگفٹ	برکفسٹ



Major Nowab Afsur Jung Bahadur,
A. D. C. to H. H. the Nizam,
Commanding Golkunda Brigade.

میجر نواب افسر جنگ بہادر اے۔ ڈی۔ سی کمانڈنگ گولکنڈہ برگیڈ